یہ رسالہ ہر انگریزی مہینے کی ۳۰ تاریخ کو قادیان ضلع گورداسپور سے شائع ہوتا ہے

وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ

سنہ ۱۹۱۳

بابت ماہ جنوری

جلد ۸ نمبر ۱

انجمن

تشحیذ الاذہان

ایڈیٹر صاحبزادہ میرزا

فہرست مضامین

قیمت سالانہ

ہندوستان سے ایک روپیہ (عہ) بلا محصول ڈاک (عہ)

غیر ممالک سے دو روپے آٹھ آنہ پیشگی

باہتمام مینیجر اسلامیہ سٹیم پریس لاہور میں چھپا اور مینیجر رسالہ نے قادیان سے شائع کیا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۶۴

جنگ بدر سے فتح عراق تک

چوالیس دلچسپ واقعات ابتدائی ۱۲ رسالوں میں شائع ہوئے ہیں

حجم ۵۷۶ صفحات قیمت ۶/

(۱) ہر ماہ میں ۴۲ یا ۴۸ صفحہ پر شائع ہوتی ہے (۲) ہندسوں کا سلسلہ برابر چلتا ہے (۳) سعل خریدار دنکو ابتدا ہی سے

تاریخ اسلام

رسالے بھیجے جاتے ہیں قیمت سالانہ ۲۴ رسالے ۱۱۵۲ صفحات چار روپیہ (للعہ) مقرر ہے

فصیح صاحب مرحوم نے

نہایت محنت تحقیق اور دماغ سوزی سے نئے انداز اور جدید طرز پر لکھی ہے اسکے مطالعہ سے دماغ منور ہوتے ہیں سینہ کھلجاتے ہیں اور صحابہ کرام سے سچا عشق پیدا ہوتا ہے مسلمانوں کا فرض ہے کہ منگا کر پڑھیں۔ اور اولاد کو پڑھائیں اور اپنی شاندار تاریخ سے واقف ہوں

حضرت اقدس امیر المومنین کا خط

عزیز من۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ رسالہ پہنچتا ہے للعہ قیمت میں نے فصیح مرحوم کو نقد بھیجدیئے تھے جب یہ قیمت ختم ہو اور رسالہ جاری رہے تو پہلا پرچہ وی پی بھیجدیں والسلام

جلیبی مترجم حمائل شریف صلعم حجم (۱) طول ۵ انچ عرض ۳-انچ (۲) نصف صفحہ عربی نصف اردو ترجمہ (۳) پہلے فہرست آخر میں لغات القرآن بطور فرہنگ (۴) عربی اور اردو ترجمہ میں آیات کے نمبر سورت وار دیے گئے ہیں لکھائی چھپائی عمدہ اور پاکیزہ جلد نفیس عکسی طرز کی ایسی حمائل شریف ابتک طبع نہیں ہوئی

ملنے کا پتہ

مفتی فیض علی مینیجر تاریخ اسلام فصیح منزل شہر سیالکوٹ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

رسالہ

تشحیذ الاذہان

بابت ماہ جنوری ۱۹۱۳ء

مسیح موعودؑ کے امتیازی نشانات

سلسلہ احمدیہ کی طرف متوجہ کرنیکے لئے یہ ضروری ہے کہ ہم اس امام کا مقام لوگوںکو بتائیں جو اس زمانہ میں خدا کی طرف سے مبعوث ہوکر آیا کیونکہ جب تک آپکی عظمت دلوں میں جاگزین نہ ہوگی۔کوئی اس طرف متوجہ ہونا ضروری نہ سمجھیگا ہم نے اس فرض کے ادا کرنے میں سُستی کی ہے تو اس کا نتیجہ یہ ہے کہ ہم سے کہا جاتا ہے اللہ پر ایمان رکھتے ہیں حضرت محمد رسول اللہ کو مانتے ہیں نماز روزہ کرتے ہیں پھر ہمیں مرزا کو ماننے کی کیا ضرورت ہے زیادہ سے زیادہ یہی بات ہے کہ وہ ایک بزرگ تھے نیک و پارسا تھے امت محمدیہ میں اور بھی کئی اولیاء گزر چکے ہیں اگرچہ ان کے اس قول پر کئی طرح سے جرح ہو سکتی ہے

لیکن میں یہاں اس نقطہ خیال سے بحث کرونگا کہ آپکو بہت سی ایسی خصوصیتیں حاصل ہیں جو آپ کو دیگر اولیائے امت محمدیہ بلکہ بعض انبیاء بنی اسرائیل سے ممتاز کرتی ہیں اس بارے میں میں اپنی طرف سے کچھ نہیں لکھونگا۔ بلکہ صرف وہی الفاظ نقل کرونگا جو حضور مغفور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس خصوص میں فرمائے

پہلی خصوصیت:۔ آپ نبی اللہ ہیں اور امت محمدیہ میں یہ خطاب صرف آپکو ہی ملا (حوالہ) اگر کہو کہ صاحب الشریعۃ افترا کر کے ہلاک ہوتا ہے۔ نہ ہر یک مفتری تو اول تو یہ دعوےٰ بے دلیل ہے خدا نے افترا کے ساتھ شریعت کی کوئی قید نہیں لگائی ماسوا اسکے یہ بھی تو سمجھو کہ شریعت کیا چیز ہے جس نے اپنی وحی کے ذریعہ سے چند امر اور نہی بیان کئے اور اپنی اُمت کے لئے ایک قانون مقرر کیا وہی صاحب الشریعۃ ہو گیا پس اس تعریف کے رُو سے بھی ہمارے مخالف ملزم ہیں کیونکہ میری وحی میں امر بھی ہیں اور نہی بھی۔ مثلاً یہ الہام قل للمومنین یغضوا من ابصارھم ویحفظوا فروجھم ذٰلک ازکیٰ لھم یہ براہین احمدیہ میں درج ہے اور اس میں امر بھی ہے اور نہی بھی اور اس پر تیئیس برس کی مدت بھی گزر گئی اور ایسا ہی ابتک میری وحی میں امر بھی ہوتے ہیں اور نہی بھی اور اگر کہو کہ شریعت سے مراد وہ شریعت مراد ہے جس میں نئے احکام ہوں تو یہ باطل ہے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے ان ھٰذا لفی الصحف الاولیٰ صحف ابراھیم وموسیٰ یعنے قرآنی تعلیم توریت میں بھی موجود ہے اور اگر یہ کہو کہ شریعت وہ ہے جس میں باستیفاء امر اور نہی کا ذکر ہو تو یہ بھی باطل ہے کیونکہ اگر توریت یا قرآن شریف میں باستیفاء احکام شریعت کا ذکر ہوتا تو پھر اجتہاد کی گنجائش نہ رہتی غرض یہ سب خیالات فضول اور کوتہ اندیشیاں ہیں ہمارا ایمان ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں۔ اور قرآن ربانی کتابوں کا خاتم ہے تاہم خدا تعا[illegible] نے اپنے نفس پر یہ حرام نہیں کیا کہ تجدید کے طور پر کسی اور مامور کے ذریعہ سے یہ احکا[illegible] صادر کرے کہ جھوٹ نہ بولو جھوٹی گواہی

نہ دو۔ زنا نہ کرو خون نہ کرو اور ظاہر ہے کہ ایسا بیان کرنا بیان شریعت ہے جو مسیح موعودؑ کا بھی کام ہے۔ (اربعین نمبر ۴ صفحہ ۶)

"ان لوگوں کے دلوں میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ہرگز عزت نہیں جو کہ حضرت مسیحؑ کو آسمان پر یا زندہ مانتے ہیں اور افضل الانبیاء کو مکہ میں مدفون اتنا نہیں سوچتے کہ اگر وہی علیسیؑ آجاوے تو پھر تو وہ خاتم الانبیاء ہو گیا اور اگر کوئی کہے کہ تم بھی نبوت کے مدعی ہو تو اس کا جواب یہ ہے کہ میں ویسا نبی نہیں ہوں حضرت عیسےٰ براہ راست خدا کے نبی تھے۔ اور میری نبوت آنحضرت صلعم کے واسطہ اور فیوض سے ہے" (تقریر لاہور)

"اور جس بنا پر میں اپنے تئیں نبی کہلاتا ہوں وہ صرف اسقدر ہے کہ میں خدا تعالےٰ کی ہمکلامی سے مشرف ہوں اور وہ میرے ساتھ بکثرت بولتا ہے اور کلام کرتا ہے اور میری باتوں کا جواب دیتا ہے اور بہت سی غیب کی باتیں میرے پر ظاہر کرتا ہے اور آئیندہ زمانوں کے وہ راز مجھ پر کھولتا ہے کہ جب تک انسان کو اسکے ساتھ خصوصیت کا قرب نہ ہو دوسرے پر وہ اسرار نہیں کھولتا اور انہیں امور کی کثرت کی وجہ سے اسنے میرا نام نبی رکھا سو میں خدا تعالےٰ کے حکم کے موافق نبی ہوں اور اگر میں اس سے انکار کروں تو میرا گناہ ہو گا اور جس حالت میں خدا میرا نام نبی رکھتا ہے تو میں کیونکر انکار کر سکتا ہوں میں اس پر قائم ہوں اسوقت تک کہ میں دنیا سے گزر جاؤں" (اخبار عام ۲۳ مئی ۰۸ء)

"اس حصہ کثیر الہی اور امور غیبیہ میں اس امت میں سے میں ہی ایک فرد مخصوص ہوں اور جس قدر مجھ سے پہلے اولیا اور ابدال اور اقطاب اس امت میں سے گزر چکے ہیں ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا پس اسوجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا ہوں اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں کیونکہ کثرت وحی اور کثرت امور غیبیہ اس میں شرط ہے۔ اور وہ شرط ان میں پائی نہیں جاتی اور ضرور تھا کہ ایسا ہوتا۔ تا کہ آنحضرتؐ کی

کی پیشگوئی صفائی سے پوری ہو جاتی کیونکہ اگر دوسرے صلحاء جو مجھ سے پہلے گزر چکے ہیں وہ بھی اُسی قدر مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ اور امور غیبیہ سے حصہ پا لیتے تو وہ نبی کہلانے کے مستحق ہو جاتے تو اس صورت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کی پیشگوئی میں ایک رخنہ واقع ہو جاتا اسلئے خدا تعالےٰ کی مصلحت نے ان بزرگوں کو اس نعمت کو پورے طور پر پانے سے روک دیا تا کہ جیسا کہ احادیث صحیحہ میں آیا ہے کہ ایسا شخص ایک ہی ہو گا وہ پیشگوئی پوری ہو جاوے۔ . . . . "حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۱

دوسری خصوصیت آپ بروز حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہیں

حوالہ نمبر ۹ "مجھے رسول اور نبی کے لفظ سے پکارے جانا کوئی اعتراض کی بات نہیں اور نہ ہی اس میں مہر ختمیت ٹوٹتی ہے کیونکہ میں بارہا بتلا چکا ہوں کہ میں بموجب آیت وآخرین منھم لما یلحقوابھم بروزی طور پر وہی خاتم الانبیاء ہوں اور خدا نے میرا نام محمدؐ اور احمدؐ رکھا ہے اور مجھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلّم کا ہی وجود قرار دیا ہے پس اس طور سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خاتم الانبیاء ہونے میں میری نبوت سے کوئی تزلزل نہیں آیا کیونکہ ظل اپنے اصل سے علیحدہ نہیں ہوتا۔

پھر فرمایا . . . . "اللہ تعالےٰ نے اپنی پاک کلام میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلّم کے کسی کے باپ ہونیکی نفی کی ہے لیکن بروز کی خبر دی ہے اگر بروز صحیح نہ ہوتا تو پھر آیت وَ آخرین منھم میں اس موعود کے رفیق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کیوں ٹھہرتے اور نفی بروز سے اس آیت کی تکذیب لازم آتی ہے"۔

پھر فرمایا "جسمانی لوگوں نے کبھی اس موعود کو حسنؓ کی اولاد بنایا۔ اور کبھی حسینؓ کی اور کبھی عباس کی لیکن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا صرف یہ مقصود تھا کہ وہ فرزندوں کی طرح اسکا وارث ہو گا۔ اسکے نام کا وارث اسکے خلق کا وارث اسکے علم کا وارث اسکی روحانیت کا وارث اور . . . . . . ایسا ہی اسکا نبی لقب بھی لیگا کیونکہ بروزی تصویر پوری نہیں

ہو سکتی جب تک کہ یہ تصویر ہر ایک پہلو سے اپنے اصل کے کمال کو اپنے اندر نہ رکھتی ہو۔ پس چونکہ نبوت بھی نبی میں ایک کمال ہے اسلئے ضروری ہے کہ تصویر بروزی میں وہ کمال بھی نمودار ہو تمام نبی اس بات کو مانتے چلے آئے ہیں کہ وجود بروزی اپنے اصل کی پوری تصویر ہوتی ہے"۔

پھر فرمایا۔ "یہ بروز خدا تعالےٰ کی طرف سے ایک قرار یافتہ عہد تھا جیسا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے و اٰخرین منھم لما یلحقوا بھم ...... اور وہ بروز محمدی جو قدیم سے موعود تھا وہ میں ہوں اسلیئے بروزی رنگ کی نبوت مجھے عطا کی گئی اور اسی نبوت کے مقابل پر تمام دنیا بے دست و پا ہے کیونکہ نبوت پر مہر ہے ایک بروز محمدی جمیع کمالات محمدیہ کے ساتھ آخری زمانہ کے لئے مقدر تھا سو وہ ظاہر ہو گیا اب بجز اس کھڑکی کے اور کوئی کھڑکی نبوت کے چشمہ سے پانی لینے کے لئے باقی نہیں" (از اشتہار "ایک غلطی کا ازالہ")

"اور میری نسبت اسکی جناب کے ساتھ استاد اور شاگرد کی نسبت ہے اور خدا تعالےٰ کا یہ قول کہ و اٰخرین منھم لما یلحقوا بھم اسی بات کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ پس اٰخرین کے لفظ میں فکر کرو اور خدا نے مجھ پر اس رسول کریم کا فیض نازل فرمایا ہے اور اسکو کامل بنایا اور اس نبی کریم کے لطف اور جود کو میری طرف کھینچا یہاں تک کہ میرا وجود اس کا وجود ہو گیا پس وہ جو میری جماعت میں داخل ہوا در حقیقت میرے سردار خیر المرسلین کے صحابہ میں داخل ہوا۔ اور یہی معنے اٰخرین منھم لما یلحقوا بھم کے لفظ کے بھی ہیں جیسا کہ سوچنے والوں پر پوشیدہ نہیں اور جو شخص مجھ میں اور مصطفےٰ میں فرق کرتا ہے اسنے مجھکو نہیں دیکھا ہے اور نہیں پہچانا ہے" (خ ۱۷۱-۱۷۱)

پھر فرمایا "پس یہاں سے ثابت ہوا کہ مسیح موعود محمدی حقیقت کا مظہر ہے اور جلالی حلوں میں نازل ہوا اسلیئے خدا کے نزدیک

تیسری خصوصیت آپ خاتم الاولیاء و خاتم الخلفاء ہیں

"اور میں ولایت کے سلسلہ کو ختم کرنیوالا ہوں جیسا کہ ہمارے سید آنحضرت صلے اللہ

علیہ وسلم نبوت کے سلسلہ کو ختم کرنیوالے تھے اور وہ خاتم الانبیاء ہیں اور میں خاتم الاولیاء ہوں میرے بعد کوئی ولی نہیں مگر وہ جو مجھ سے ہوگا اور میرے عہد پر ہوگا۔ اور میں اپنے خدا کی طرف سے تمام ترقیات اور برکت اور عزت کے ساتھ بھیجا گیا ہوں اور یہ میرا قدم ایک ایسے منار پر ہے جو اسپر ہر ایک بلندی ختم کی گئی ہے"۔

(خطبہ الہامیہ ۳۰)

پھر فرمایا "اور چونکہ وہ بروز محمدی جو قدیم سے موعود تھا وہ میں ہوں اسلئے بروزی رنگ کی نبوت مجھے عطا کی گئی یہ اس نبوت کے بالمقابل پر اب تمام دنیا بے دست و پا ہے کیونکہ نبوت پر مہر ہے ایک بروز محمدی جمیع کمالات محمدیہ کے ساتھ آخری زمانہ میں مقدر تھا سو وہ ظاہر ہو گیا اب بجز اس کھڑکی کے اور کوئی کھڑکی نبوت کے چشمہ سے پانی لینے کے لئے باقی نہیں" (ایک غلطی کا ازالہ صفحہ ۶)

پھر فرمایا "خدا تعالےٰ نے اشارہ فرماتا ہے کہ اسلام اور غیر اسلام میں روحانی غذا کا قحط ڈال دونگا اور روحانی زندگی کے ڈھونڈنے والے بجز اس سلسلہ کے کسی جگہ آرام نہ پائینگے اور ہر ایک فرقہ سے آسمانی برکتیں چھین لیجائینگی اور اسی بندۂ درگاہ پر جو بول رہا ہے ہر ایک نشان کا انعام ہوگا پس وہ لوگ جو اس روحانی موت سے بچنا چاہینگے وہ اسی بندۂ حضرت عالی کی طرف رجوع کرینگے" (صفحہ ۷۹ براہین احمدیہ حصہ پنجم)

پھر فرمایا "خدا تعالےٰ نے میرا نام احمد و محمد بھی رکھا اور یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جیسا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خاتم نبوت ہیں ویسا ہی یہ عاجز خاتم ولایت ہے"۔

(صفحہ ۱۹ براہین احمدیہ حصہ پنجم)

پھر فرمایا "پھر مجھکو خدائے عزّ و جلّ مذکورہ بالا میں (یعنی بخرام کہ وقت تو نزدیک .. .. الخ) مخاطب کرکے فرماتا ہے کہ تو خوشی کی چال سے زمین پر چل کہ اب تیرا وقت نزدیک آگیا ہے اور محمدیوں کا پاؤں ایک بہت بلند و محکم منار پر پڑا ہے۔ محمدیوں

کے لفظ سے مراد اس سلسلہ کے مسلمان ہیں ورنہ بموجب خدا تعالےٰ کی پیشگوئی (یا عیسٰے انی متوفیك ورافعك . . . . الخ) دوسرے فرقے جو مسلمان کہلاتے ہیں روز بروز تنزل پذیر ہوتے گے اور ایسا ہی وہ فرقہ جو اسلام سے باہر ہے . . . . . . اور مقدر یوں ہے کہ وہ لوگ جو اس جماعت سے باہر ہیں۔ وہ دن بدن کم ہوتے جائینگے اور تمام فرقے مسلمانوں کے جو اس سلسلہ سے باہر ہیں۔ وہ دن بدن کم ہو کر اس سلسلہ میں داخل ہوتے جائینگے یا نابود ہوتے جائینگے جیسا کہ یہودی گھٹتے گھٹتے یہاں تک کم ہو گئے کہ بہت ہی تھوڑے رہ گئے ایسا ہی اس جماعت کے مخالفوں کا انجام ہو گا۔ اور اس جماعت کے لوگ اپنی تعداد اور قوت مذہب کے روسے سب پر غالب ہو جائینگے" (براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۷۳-۷۴)

پھر ایک جگہ فرمایا "سو میں سچ سچ کہتا ہوں کہ قرآن شریف کی آیندہ پیشگوئی کے مطابق وہ ذو القرنین میں ہوں جس نے ہر ایک قوم کی صدی کو پایا اور دھوپ میں جلنے والے وہ لوگ ہیں جنھوں نے مسلمانوں میں سے مجھے قبول نہیں کیا اور کیچڑ کے چشمے کے اندر تاریکی میں بیٹھنے والے عیسائی ہیں جنھوں نے آفتاب کو نظر اٹھا کر بھی نہ دیکھا اور وہ قوم جن کی دیوار بنائی گئی وہ میری جماعت ہے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہی ہیں کہ جنکا دین دشمنوں کے دست برد سے بچے گا۔ ہر ایک بنیاد جو سست ہے اسکو شکست در شکست کھاتی جاویگی مگر اس جماعت کی بڑی عمر ہوگی اور شیطان انپر غالب نہیں آئے گا اور شیطانی گروہ ان پر غلبہ نہیں کریگا انکی حجت تلوار سے زیادہ تیز اور نیزہ سے زیادہ اندر گھسنے والی ہوگی اور وہ قیامت تک ہر ایک مذہب پر غالب آتے رہینگے" (صفحہ ۹۴ ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم)

پھر لیکچر سیالکوٹ میں فرمایا ہے

"ششم ہزار کے لوگوں کا نام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فیج اعوج رکھا ہے

اور ساتواں ہزار ہدایت کا ہے جس میں ہم موجود ہیں چونکہ یہ آخری ہزار ہے اسلئے ضرور تھا کہ امام آخر الزمان اسکے سر پر پیدا ہو اور اسکے بعد کوئی امام نہیں اور نہ کوئی مسیح مگر وہ جو اسکے لئے بطور ظل کے ہو کیونکہ اس ہزار میں اب دنیا کا خاتمہ ہے اور یہ امام جو خدا تعالیٰ کی طرف سے مسیح موعود کہلاتا ہے۔ وہ مجدد صدی بھی ہے اور مجدد الف آخر۔ ۔ ۔ ۔ "

پھر فرماتے ہیں:

"۔ ۔ ۔ ۔ ۔ آخری زمانہ میں تعصب اور کینے ایسے حد اعتدال سے گزر جائیں گے کہ ایک قوم دوسری قوم کو نگل لینا چاہیگی تب انہیں دنوں میں آسمان سے ایک فرقہ کی بنیاد ڈالی جائیگی اور خدا اپنے منہ سے اس فرقہ کی حمایت کریگا اسکے لئے ایک کرنا بجائے گا اور اس کرنا کی آواز سے ہر ایک سعید اسی فرقہ کی طرف کھچا آئیگا بجز ان لوگوں کے جو شقی ازلی ہیں جو دوزخ کے بھرنے کے لئے پیدا کئے گئے ہیں۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ "

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۸۳)

چوتھی خصوصیت۔ آپ جری اللہ فی حلل الانبیاء ہیں۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

"وحی الٰہی جری اللہ فی حلل الانبیاء کا مطلب یہ ہے کہ آدم سے لے کر اخیر تک جسقدر انبیاء علیہم السلام خدا تعالیٰ کی طرف سے دنیا میں آئے ہیں خواہ وہ اسرائیلی ہیں یا غیر اسرائیلی ان سب کے خاص واقعات یا خاص صفات میں سے اس عاجز کو کچھ دیا گیا ہے اور ایک بھی نبی ایسا نہیں گذرا جس کے خاص واقعات یا خاص صفات میں سے اس عاجز کو کچھ حصہ نہ دیا گیا ہو ہر ایک نبی کی فطرت کا نقش میری فطرت میں ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ "

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۸۹)

پھر فرماتے ہیں۔

"اس زمانہ میں خدا نے چاہا کہ جس قدر نیک اور راستباز مقدس نبی گزر چکے ہیں ایک

ہی شخص کے وجود میں انکے نمونے ظاہر کئے سو وہ میں ہوں اسی طرح اس زمانہ میں تمام بعض کے نمونے بھی ظاہر ہوئے فرعون ہوں یا وہ یہود ہوں جنہوں نے حضرت مسیح کو صلیب پر چڑھایا یا ابوجہل ہو سب کی مثالیں اسوقت موجود ہیں" . . . . (براہین احمدیہ حصہ پنجم ص) "اور یہ فقرہ کہ جری اللہ فی حلل الانبیاء بہت تفصیل کے لائق ہے جسکا پنجم حصہ براہین متحمل نہیں ہوسکتا" +

پانچویں خصوصیت۔ آپ ہی حدیث لوکان الایمان معلقاً بالثریا لنالہٗ رجل من فارس کے مصداق ہیں

حوالہ نمبر حضور کے کلام میں یہ امر قرار یافتہ تھا کہ دوسرا حصہ اس امت کا وہ ہوگا جو مسیح موعود کی جماعت ہوگی اسلئے خدا تعالے نے اس جماعت کو دوسروں سے علیحدہ کرکے بیان کیا ہے جیسا کہ فرمایا ہے واٰخرین منہم لما یلحقوا بہم یعنے امت محمدیہ سے ایک اور فرقہ بھی ہے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد میں آخری زمانہ میں آنیوالے ہیں اور حدیث صحیح میں ہے کہ اس آیت کے نزول کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ سلمان فارسی کی پشت پر مارا اور فرمایا لوکان الایمان معلقاً بالثریا لنالہ رجل من فارس۔ اور یہ پیشگوئی تھی جیسا کہ خدا تعالے نے براہین احمدیہ میں اس پیشگوئی کی تصدیق کے لئے وہی حدیث بطور وحی میرے پر نازل کی اور وحی کی رُو سے مجھ سے پہلے اسکا کوئی مصداق نہیں تھا اور خدا تعالے کی وحی نے مجھے معین کردیا فالحمدللہ"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹)

پھر ایک جگہ لکھا ہے

"اور اگر کوئی یہ کہے کہ کس طرح معلوم ہوا کہ حدیث لوکان الایمان معلقاً بالثریا لنالہ رجل من فارس اس عاجز کے حق میں ہے اور کیوں جائز نہیں کہ امت محمدیہ میں سے کسی اور کے حق میں ہو تو اسکا جواب یہ ہے کہ براہین احمدیہ میں بار بار اس حدیث

کا مصداق وحی الٰہی نے مجھے ٹھہرایا ہے اور بتصریح بیان فرمایا ہے کہ وہ میرے حق میں ہے۔ اور میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یہ خدا تعالےٰ کا کلام ہے جو میرے پر نازل ہوا ......" اور یہ دعوئے امت محمدیہ میں سے ابتک کسی اور نے ہرگز نہیں کیا اور خدا تعالےٰ نے میرا یہ نام رکھا ہے اور خدا کی وحی سے صرف میں اس نام کا مستحق ہوں" (تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۸)

چھٹی خصوصیت۔ آپ خدا تعالیٰ کی طرف سے کل داخلی وخارجی اختلافات کا فیصلہ فرمانے کے لئے **حَکَم وعدل** مقرر ہوئے :۔

"............ حدیثوں میں پیشگوئی موجود ہے کہ وہ مسیح موعود جو اسی امت میں سے ہوگا وہ خدا تعالےٰ کی طرف سے حَکَم ہوگا یعے جسقدر اختلاف داخلی وخارجی موجود ہیں انکو دور کرنے کے لیئے خدا اُسے بھیجے گا اور وہی عقیدہ سچا ہوگا جس پر وہ قائم کیا جاوے گا کیونکہ خدا اسے راستی پر قائم کریگا اور جو کچھ وہ کہیگا بصیرت سے کہیگا اور کسی فرقہ کا حق نہ ہوگا کہ اپنے عقیدہ کے اختلاف کیوجہ سے اس سے بحث کرے کیونکہ اُس زمانہ میں مختلف عقاید کے باعث منقولی مسایئل جن کی قرآن شریف میں تصریح نہیں مشتبہ ہو جائینگے اور بباعث کثرت اختلافات عام تمام اندرونی طور پر جھگڑنے والے یا بیرونی طور پر اختلاف کرنے والے ایک حَکَم کے محتاج ہونگے جو آسمانی شہادت سے اپنی سچائی ظاہر کریگا جیسا کہ حضرت عیسےٰ کے وقت میں ہوا۔ اور پھر بعد اسکے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت میں ہوا سو آخری موعود کیوقت میں بھی ایسا ہی ہوگا" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۴۳-۴۴)

پھر ایک جگہ فرمایا ہے

"اور جن بزرگوں نے اس حقیقت کے سمجھنے میں خطا کی وہ خطا خدا تعالےٰ کے نزدیک درگزر کے لائق ہے اس دین میں بہت سے اسرار ایسے تھے کہ درمیانی زمانہ میں پوشیدہ ہوگئے تھے مگر مسیح موعود کے وقت میں ان غلطیوں کا کھلجانا ضروری تھا کیونکہ وہ حَکَم ہو کر آیا اور درمیانی زمانہ میں یہ غلطیاں نہ پڑتیں تو پھر مسیح موعود کا آنا فضول اور انتظار کرنا ہی فضول ہے ..

...... جس کا نام جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حَکَمْ رکھا ہے وہ کس بات کا حَکَمْ ہے اگر کوئی اصلاح اسکے ہاتھ سے نہ ہو" (نصرۃ الحق صفحہ ۴۴)

پھر ایک جگہ فرمایا ہے۔

"خداتعالےٰ نے کسی اور کا نام تو حَکَمْ نہیں رکھا تا مسیح موعود کے مقابل پر اپنی بات کو وہ ترجیح دے مگر مسیح موعود کا نام حَکَمْ رکھا ہے ...... مگر افسوس کہ یہ لوگ یہودیوں کے قدم پر قدم رکھتے ہیں اور محض جھوٹ کی حمایت کرتے ہیں میں تو خداتعالےٰ کی طرف سے حَکَمْ ہو کر آیا ہوں۔ مگر وہ میرے پر حکم بننا چاہتے ہیں"

ساتویں خصوصیت۔ مسیح موعود و مہدیٔ معہود ہونا

آٹھویں خصوصیّت۔ مجدد الف آخر ہونا

نویں خصوصیت۔ قرآن کی تمثیلی پیشگوئی کے مطابق ذوالقرنین ہونا

ان تینوں خصوصیتوں کے بارے میں علیحدہ حوالے دینے کی ضرورت نہیں امر اول کے بارے میں تو تمام کتب بھری پڑی ہیں اور دوم وسوم کا حوالہ ۶ میں ذکر آچکا ہے

دسویں خصوصیت حضرت مسیح ابن مریمؑ سے تمام شان میں بڑھکر ہونا

سوال (۱) تریاق القلوب کے ۱۵۷ میں (جو میری کتاب ہے) لکھا ہے اسجگہ کسی کو یہ وہم نہ گزرے کہ میںنے اس تقریر میں اپنے نفس کو حضرت مسیح پر فضیلت دی ہے کیونکہ یہ ایک جزئی فضیلت ہی جو غیر نبی کو نبی پر بھی ہوسکتی ہے پھر ریویو جلد اول نمبر ۶ صفحہ ۲۵۷ میں مذکور ہے خدا نے اس امت میں سے مسیح موعود بھیجا جو اس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھکر ہے پھر ریویو صفحہ ۴۷۸ میں لکھا ہے مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر مسیح ابن مریم میرے زمانہ میں ہوتا تو وہ کام جو میں کرسکتا ہوں وہ ہرگز نہ کرسکتا اور وہ نشان جو مجھ سے ظاہر ہو رہے ہیں وہ ہرگز نہ دکھلا سکتا خلاصہ اعتراض یہ کہ ان دونوں عبارتوں میں تناقض ہے ÷

الجواب اوائل میں میرا یہی عقیدہ تھا کہ مجھ کو مسیح ابن مریم سے کیا نسبت ہے وہ نبی ہے اور

خدا کے بزرگ مقربین میں سے ہے اور اگر کوئی امر میری فضیلت کی نسبت ظاہر ہوتا تو میں اُسکو جزئی فضیلت قرار دیتا تھا مگر بعد میں جو خدا تعالےٰ کی وحی بارش کی طرح میرے پر نازل ہوئی اس نے مجھے اس عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا اور صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا مگر اس طرح سے کہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے اُمتی اور جیسا کہ میں نے نمونہ کے طور پر بعض عبارتیں خدا تعالےٰ کی وحی کی اس رسالہ میں بھی لکھی ہیں ان سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ مسیح ابن مریم کے مقابل پر خدا تعالےٰ میری نسبت کیا فرماتا ہے۔ میں خدا تعالےٰ کی تیئیس برس کی متواتر وحی کو کیونکر رد کر سکتا ہوں۔ میں اُسکی اس پاک وحی پر ایسا ہی ایمان لاتا ہوں جیسا کہ ان تمام خدا کی وحیوں پر ایمان لاتا ہوں جو مجھ سے پہلے ہو چکی ہیں اور میں یہ بھی دیکھتا ہوں کہ مسیح ابن مریم آخری خلیفہ موسیٰ علیہ السلام کا ہے اور میں آخری خلیفہ اس نبی کا ہوں جو خیر الرسل ہے اسلئے خدا نے چاہا کہ مجھے اس سے کم نہ رکھے۔ میں خوب جانتا ہوں کہ یہ الفاظ میرے اُن لوگوں کو گوارا نہ ہونگے جنکے دلوں میں حضرت مسیح کی محبت پرستش کی حد تک پہنچ گئی ہے مگر میں انکی پرواہ نہیں کرتا۔ منہ

چونکہ میں ایک ایسے نبی کا تابع ہوں جو انسانیت کے تمام کمالات کا جامع تھا۔ اور اسکی شریعت اکمل اور اتم تھی اور تمام دنیا کی اصلاح کے لئے تھی اسلئے مجھے وہ قوتیں عنایت کی گئیں جو تمام دنیا کی اصلاح کے لئے ضروری تھیں تو پھر اس امر میں کیا شک ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کو وہ فطرتی طاقتیں نہیں دی گئیں جو مجھے دی گئیں کیونکہ وہ ایک خاص قوم کے لئے آئے تھے اور اگر وہ میری جگہ ہوتے تو اپنی اس فطرت کی وجہ سے وہ کام انجام نہ دے سکتے جو خدا کی عنایت نے مجھے انجام دینے کی قوت دی وھٰذا تحدیث نعمۃ اللّٰہ ولا فخر جیسا کہ ظاہر ہے کہ اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی جگہ آتے تو اس کام کو انجام نہ دے سکتے اور اگر قرآن شریف کی جگہ توریت نازل ہوتی تو اس کام کو ہرگز انجام نہ دے سکتی جو قرآن شریف نے دیا انسانی مراتب پردہ غیب میں ہیں

اس بات میں بگڑنا اور منہ بنانا اچھا نہیں۔ کیا جس قادر مطلق نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو پیدا کیا وہ ایسا ہی ایک اور انسان یا اس سے بہتر پیدا نہیں کرسکتا اگر قرآن شریف کی کسی آیت سے ثابت ہوتا ہے تو وہ آیت پیش کرنی چاہیئے" ۔

حوالہ نمبر۴۔ یہودیوں کا عقیدہ ہے کہ دو مسیح ظاہر ہونگے اور آخری مسیح (جس سے اس زمانہ کا مسیح مراد ہے) پہلے مسیح سے افضل ہوگا اور عیسائی ایک ہی مسیح کے قائل ہیں مگر کہتے ہیں کہ وہی مسیح ابن مریم جو پہلے ظاہر ہوا۔ آمد ثانی میں بڑی قوت اور جلال کے ساتھ ظاہر ہوگا اور دنیا کے فرقوں کا فیصلہ کریگا اور کہتے ہیں کہ اسقدر جلال کے ساتھ ظاہر ہوگا کہ آمد اول کو اس سے کچھ نسبت نہیں ۔

بہرحال یہ دونوں فرقے قائل ہیں کہ آنیوالا مسیح جو آخری زمانہ میں آئے گا اپنے جلال اور قوی نشانوں کے لحاظ سے پہلے مسیح یا پہلی آمد سے افضل ہے اور اسلام نے بھی آخری مسیح کا نام حَکَم رکھا ہے اور تمام دنیا کے مذاہب کا فیصلہ کرنیوالا اور محض اپنے دم سے کفار کو مارنے والا قرار دیا ہے جس کے یہ معنی ہیں کہ خدا اسکے ساتھ ہوگا اور اسکی توجہ اور دعا بجلی کا کام کرے گی اور وہ ایسی اتمام حجت کریگا کہ گویا ہلاک کردیگا۔ غرض نہ اہلِ کتاب نہ اہلِ اسلام اس بات کے قائل ہیں کہ پہلا مسیح آنیوالے مسیح سے افضل ہے یہود تو دو مسیح قرار دیکر آخری مسیح کو نہایت افضل سمجھتے ہیں اور جو لوگ اپنی غلط فہمی سے صرف ایک ہی مسیح مانتے ہیں وہ بھی دوسری آمد کو نہایت جلالی آمد قرار دیتے ہیں۔ اور پہلی آمد کو اس کے مقابل پر کچھ بھی چیز نہیں سمجھتے۔ پھر جب کہ خدا نے اور اسکے رسول نے اور تمام نبیوں نے آخری زمانہ کے مسیح کو اُسکے کارناموں کی وجہ سے افضل قرار دیا ہے تو پھر یہ شیطانی وسوسہ ہے کہ یہ کہا جائے کہ کیوں تم مسیح ابن مریم سے اپنے تئیں افضل قرار دیتے ہو۔ عزیزو! جبکہ مینے یہ ثابت کردیا کہ مسیح ابن مریم فوت ہوگیا ہے اور آنیوالا مسیح میں ہوں تو اس صورت میں جو شخص پہلے مسیح کو افضل سمجھتا ہے اسکو نصوص حدیثیہ اور قرآنیہ سے ثابت کرنا چاہیئے کہ آنیوالا مسیح کچھ چیز ہی نہیں نہ نبی کہلا سکتا ہے نہ حَکَم جو کچھ ہے

پہلا ہے خدا نے اپنے وعدہ کے موافق مجھے بھیجدیا ہے اب خدا سے لڑو

۱ **گیارہویں خصوصیت** آپ ہی کے عہد میں وہ خسوف و کسوف ہوا جو خلق زمین و آسمان سے ابتک کسی مدعی در سالت و امامت کے عہد میں نہ ہوا تھا

بارہویں خصوصیت آپ کے ہاتھ پر خدا تعالیٰ نے اتنے نشانات ظاہر کئے۔ کہ اولیاء امت محمدیہ تو در کنار کئی انبیاء بنی اسرائیل کو بھی نہیں دیئے گئے۔ جیسا کہ وحی تمام انبیاء علیہم السلام کی حضرت آدم سے لیکر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تک از قبیل اضغاث و احلام و حدیث النفس نہیں ہے ایسا ہی یہ وحی بھی ان شبہات سے پاک اور منزہ ہے اور اگر کہو کہ اس وحی کے ساتھ جو اس سے پہلے انبیاء علیہم السلام کو ہوتی تھی معجزات اور پیشگوئیاں ہیں تو اسکا جواب یہ ہے کہ اسجگہ اکثر گزشتہ نبیوں کی نسبت بہت زیادہ معجزات اور پیشگوئیاں موجود ہیں بلکہ بعض گذشتہ انبیاء علیہم السلام کے معجزات اور پیشگوئیوں کو ان معجزات اور پیشگوئیوں سے کچھ نسبت ہی نہیں اور نیز ان کی پیشگوئیوں اور معجزات اسوقت محض بطور قصوں اور کہانیوں کے ہیں مگر یہ معجزات اور پیشگوئیاں ہزارہا لوگوں کے لئے واقعات چشم دید ہیں اور اس مرتبہ اور شان کے ہیں کہ اس سے بڑھکر متصور نہیں یعنی دنیا میں ہزارہا انسان انکے گواہ ہیں مگر گزشتہ نبیوں کے معجزات اور پیشگوئیوں کا ایک بھی زندہ گواہ پیدا نہیں ہو سکتا باستثنا ہمارے **نبی** صلے اللہ علیہ وسلم کے آپ کے معجزات اور پیشگوئیونکا میں زندہ گواہ موجود ہوں اور قرآن شریف زندہ گواہ موجود ہے۔

ایک جلسہ کرو اور ہمارے معجزات اور پیشگویاں سنو اور ہمارے گواہوں کی شہادت رؤیت جو حلفی شہادت ہوگی قلمبند کرتے جاؤ اور پھر اگر آپ لوگوں کے لئے ممکن ہو تو باستثناء ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے دنیا میں کسی نبی یا ولی کے معجزات کو انکے مقابل پیش کرو لیکن نہ قصوں کے رنگ میں بلکہ رویت کے گواہ پیش کرو کیونکہ قصے تو ہندوؤں کے پاس بھی کچھ کم نہیں قصوں کو پیش کرنا تو ایسا ہے جیسا کہ ایک گوبر کا انبار مشک اور عنبر کے مقابل پر

مگر یاد رکھو کہ ان معجزات اور پیشگوئیوں کی نظیر جو میرے پر ظاہر ہوئے اور ہو رہے ہیں کمیت اور کیفیت اور ثبوت کے لحاظ سے ہرگز پیش نہ کر سکو گے خواہ تلاش کرتے کرتے مر بھی جاؤ

تیرہویں خصوصیت آپ نے کسر صلیب عین غلبہ صلیب کے وقت کی۔ اور اسکے لئے ایسا علم کلام ایجاد کیا اور وہ وہ اصول بتائے کہ ان کو ہاتھ میں لے کر ہم خواہ کتنی بڑی عالم و فاضل جماعت سے مقابلہ کریں۔ خدا کے فضل سے ہم ہی مظفر و منصور ہونگے

چودہویں خصوصیت رسول کریم علیہ الصلوۃ والسلام نے آپ کو سلام فرمایا۔ اور یدفن معی فی قبری سے عالم برزخ میں ایک مقام پر ہونے کی اطلاع دی +

خلاصہ کلام یہ کہ جس طرح سے اللہ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمودہ کے مطابق نبی اللہ ہونا یا بروز محمد صلعم کا ہونا یا رجل من فارس کا ہونا یا خاتم الخلفاء و خاتم الاولیاء کا ہونا یا مسیح موعود اور مہدی معہود ہونا وغیرہ وغیرہ سوائے حضرت مرزا صاحب کے کسی اور فرد امت پر متحقق نہیں ہو سکتا بعینہ خدا کی طرف سے حکم و عدل مقرر ہونا بھی اور مسیح سے تمام شان میں بڑھکر ہونا بھی سوائے حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کے کسی اور پر صادق نہیں آ سکتا

گو مضمون بہت لمبا لکھا گیا مگر حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا کا مصداق ہے کیونکہ بموجب حضرت اقدس مسیح موعود کے فرمودہ کے۔ **"میں اپنے رب سے اس مقام** پر نازل ہوا ہوں جسکو انسانوں میں سے کوئی نہیں جانتا اور میرا بھید اکثر اہل اللہ سے پوشیدہ اور دور تر ہے قطع نظر اس سے کہ عام لوگوں کو اس سے کچھ اطلاع ہو سکے اور میرا مقام غوطہ لگانے والوں کے ہاتھوں سے بہت دور ہے اور میرے اوپر چڑھنے کی بلندی قیاس میں نہیں آسکتی اور یہ قدم میرا خدا تعالٰے کی راہ میں تیز تر ہے پس مجھے کسی دوسرے کے ساتھ قیاس مت کرو اور نہ کسی دوسرے کو میرے ساتھ اور اپنے تئیں شک اور جنگ کے ساتھ ہلاک مت کرو اور میں مغز ہوں جس کے ساتھ چھلکا نہیں اور روح ہوں جس کے ساتھ جسم نہیں اور وہ سورج ہوں جس کو دشمنی اور کینہ کا دھواں چھپا نہیں سکتا اور کوئی شخص

تلاش کرو کہ میری مانند ہو اور ہرگز نہ پاؤ گے اگرچہ چراغ لیکر بھی ڈھونڈتے رہو (خطبہ الہامیہ صفحہ ۲۰)

اور میں نور کے پانی کے ساتھ غسل دیا گیا ہوں اور الٰہی پاکیزگی کے چشمہ میں پاکیزہ کیا گیا ہوں اور صاف کیا گیا ہوں تمام میلوں اور کدورتوں سے اور میرے رب نے میرا نام احمدؐ رکھا ہے پس میری تعریف کرو اور جس نے میری تعریف کی اور کوئی قسم تعریف کی نہ چھوڑی تو اسنے سچ بولا اور جھوٹ کا ارتکاب نہ کیا اور جس نے اس بیان کو جھٹلایا پس اسنے جھوٹ بولا۔ اور اپنے رحمٰن کے غصے کو بھڑکایا ہے (خطبہ الہامیہ صفحہ ۱۹-۲۰)

اور بموجب خداتعالے کی وحی "انت منی بمنزلۃ لا یعلمھا الخلق" کے ہم عاجز ہیں کہ حضرت مسیح موعودؑ کی وہ شان جو کہ انکی خدا کے نزدیک ہے دنیا پر ظاہر کر سکیں)

خدائی وحی جن سے مسیح موعود کی شان ظاہر ہو

(۱) ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ (۲) انت منی بمنزلۃ توحیدی و تفریدی (۳) یحمدک اللہ و یمشی الیک (۴) ظہورک ظہوری (۵) انت منی و انا منک (۶) انت منی بمنزلۃ ولدی (۷) انت منی بمنزلۃ عرشی (۸) انت معی و انا معک سرک سری (۹) انت منی بمنزلۃ لا یعلمھا الخلق (۱۰) انت وجیہ فی حضرتی اخترتک لنفسی (۱۲) جری اللہ فی حلل الانبیاء (یہ رسول خدا ہے تمام نبیوں کے پیرایہ میں یعنی ہر ایک نبی کی ایک خاص صفت اس میں موجود ہے) (ترجمہ مسیح موعودؑ) (۱۳) انت فیھم بمنزلۃ موسیٰ (۱۴) ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیھم (۱۵) یا نبی اللہ اطعموا الجائع و المعتر (۱۶) لولاک لما خلقت الافلاک (۱۷) سبحٰنک اللہ و رافاک (خدا نے تجھے ہر ایک عیب سے پاک کیا) (۱۸) آسمان سے کئی تخت اترے پر تیرا تخت سب سے اوپر بچھایا گیا (۱۹) انی مع الرسول اقوم (۲۰) قل یا ایھا الکفار انی من الصادقین (۲۱) من جارک جالوتی (۲۲) یحمدک اللہ من عرشہ (۲۳) یٰس انک لمن المرسلین (۲۴) نحمدک اللہ و نصلی صلوٰۃ العرش الی الفرش (۲۵) وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین

واقعات کربلا و عقاید شیعہ

رقمزدہ منشی خادم حسین خادم بھیروی

واقعات کربلا	موازنہ	عقائد اثنا عشریہ

واقعات کربلا

(۲) جناب امام حسینؓ کی نسبت واقعات سے ثابت نہیں ہوتا کہ انکو آیندہ حوادث کا علم تھا۔ کوفیوں نے بوقت صلح امام حسنؓ ہمراہ امیر معاویہ جب امام حسینؑ کی دلجوئی کی تو آپ نے فرمایا۔ جب تک معاویہ زندہ ہے اسکے بعد ہم تم دیکھ لیں گے (مقتل ابومخنف ص۳) کوفیوں نے امیر معاویہ کی زندگی میں باہم سازش کرکے" امام حسینؑ کو لکھا کہ ہم معاویہ کو خلافت سے سے معزول کرکے آپ سے بیعت کرتے ہیں۔ امام حسین نے اسوقت موافقت انکی صلاح وقت نہ جانی اور حکم بہ صبر فرمایا" جلاء العیون ص۴۲۳ اردو کوفیوں کے بارہ ہزار خطوط طلبی کے آچکے تو مسلم کو بطرف کوفہ روانہ فرماکر ہدایت فرمائی" اگر اہل کوفہ میری بیعت پر اتفاق کریں بہت جلد حقیقت حال سے مجھے مطلع کرنا" جلاء العیون اردو ص۴۳۲ جو دستی خط مسلم کے ہاتھ آیا اس میں کوفیوں کو لکھا" اگر مسلم مجھے لکھیں

عقائد اثنا عشریہ

(۲) آیندہ حوادث کا علم ائمہ کو دیا گیا تھا "ان الائمہ یعلمون علم ماکان وما یکون وانہ لایخفی علیہم شیئ"۔ اصول کافی کتاب الحجہ صفحہ ۱۵۹ ترجمہ۔ تحقیق اماموں کو گذشتہ اور آیندہ حادثات کا علم ہوتا ہے اور کوئی چیز ان سے مخفی نہیں ہوتی اماموں کے پاس مصحف فاطمہؑ ہے جو جبرئیل کے املا سے جناب علیؑ لکھتے تھے اور جو حجم میں قرآن مروجہ سے تین گنا ضخیم ہے۔ اور جس میں اس قرآن مجید کا ایک حرف بھی نہیں لیا گیا۔ اس میں آیندہ کے سب واقعات کا علم ہے اسی طرح لوح فاطمہؓ میں بھی آیندہ حوادث کا مفصل ذکر موجود ہے دیکھو اصول کافی کتاب الحجہ واکمال الدین باب ۲۸ وکتاب گوہر مراد ملا عبدالرزاق لاہجی۔ اماموں کے پاس جفر جامعہ ہے جسکی بابت لکھا ہے" وہو الکتاب المشتمل علی علم المنایا و البلایا وعلم ماکان وما یکون الی یوم القیمۃ الذی خص اللہ بہ محمدؐ او الائمہ من بعدہ علیہم السلام"

واقعات کربلا — موازنہ — عقاید اثنا عشریہ

واقعات کربلا

کہ جو کچھ تمنے مجھے خطوط میں لکھا ہے بمشورہ عقلاء ودانایان واشراف و بزرگان قوم لکھا ہے اس وقت انشاء اللہ میں بہت جلد تمہارے پاس چلا آؤنگا جلاء العیون ص ۳۱۴

ابتدائے سفر میں ہی مسلم کے دو ہمراہی شدت پیاس سے فوت ہوگئے تو مسلم نے امام حسینؑ کو اطلاعاً عریضہ لکھا کہ "کہ اگر آپ مناسب جانیں مجھے اس سفر سے باز رکھیں" لیکن امام حسینؑ نے پھر بھی مسلم کو مجبور کیا کہ کوفہ کو چلے جاؤ

رؤسا بصرہ کو امداد کے لئے دعوت کیگئی یزید بن مسعود ہنشلی رئیس بصرہ نے قبائل بنی تمیم وبنی حنظلہ وبنی سعد سے وعدہ نصرت لیکر امامؑ کو اطلاع دی۔امام نے یزید کو دعا دی مگر یہ لوگ عشر محرم کے دن جب کربلا پہنچے تو امام جام شہادت پی چکے تھے جلاء العیون ص ۳۳۴

امام کو جب مسلم نے اطلاع دی کہ کوفیوں نے آپکی بیعت کرلی ہے اور اسکے بعد مسلم کوفہ میں شہید بھی ہوگئے آپ نے کوفیوں کو خط لکھا تمہاری جانب آتا ہوں کمر متابعت مضبوط باندھو۔اور اسباب کارزار آمادہ رکھو اور میری نصرت کے

عقاید اثنا عشریہ

کتاب اکمال الدین ص ۲۰۲ مطبوعہ ایران و اصول کافی کتاب الحجۃ

جس امام کو یہ معلوم نہ ہو کہ مجھکو کونسی مصیبت پیش آنیوالی ہے اور اسکا انجام کیا ہوگا۔ وہ مخلوق پر خدا کی طرف سے حجت نہیں ہو سکتا۔عبارت اصل حدیث "ای امام لایعلم ما یصیبہ والی مایصیر فلیس ذلک بحجۃ اللہ علی خلقہ" اصول کافی ص ۱۵۸

امام جب کسی امر کے جاننے کا ارادہ کرے اللہ تعالیٰ اسکو جتلا دیتا ہے اذا اراد الامام ان یعلم شیئاً اعلم اللہ ذلک۔اصول کافی

لیلۃ القدر کی رات میں ہر سال امام پر روح نازل ہوتا ہے اور تمام سال کے آیندہ واقعات سے اسکو باخبر کردیتا ہے اصول کافی وگوہر مراد

ہر شب جمعہ کو اماموں کے علوم زیادہ کئے جاتے ہیں" واز جملہ افزودہ شدن علوم ائمہؑ در ہر شب جمعہ" اصول کافی گوہر مراد

موازنہ

واقعات کربلا	عقائد اثنا عشریہ
لئے مہیا رہو کہ میں اب بہت جلد تم تک پہنچتا ہوں" جلاء العیون صـ۴۴۹ مسلم کی شہادت کی خبر معہ قتل برادر رضاعی عبداللہ بقطر و عروہ بن ہانی رئیس کوفہ تا منزل زبالہ آپکو معلوم نہ تھی دوسرے لوگوں کی زبانی آپکو معلوم ہوا۔ جلاء العیون صـ۴۵۲ جس پر آپ کے دل کو سخت صدمہ ہوا۔ اور فرمایا "لاخیر فی الحیٰوۃ بعد ھولاء الفتیۃ" مقتل ابو مخنف صـ۲۵	
(۳) امام بے دیار محمد بن حنفیہ نے امامؑ کو بوقت روانگی بطرف مکہ عرض کیا کہ مدینہ کو نہ چھوڑے امام نے فرمایا "اے برادر میں کہاں جاکے توقف کروں" جلاء العیون صـ۴۲۶ یعنی عامل مدینہ یزید کے حکم پر مجھکو مدینہ میں کب رہنے دیتا ہے گویا امام کے لیئے کہیں جاکر آرام سے رہنے کا مقام نہ تھا	(۳) حضرت امام حسنؑ اور امام حسینؑ علیہما السلام کے خاص دو شہر ایک شہر انتہائے مشرق میں ہے اور دوسرا انتہائے مغرب میں جن کے نام جابلقا و جابلسا ہیں جن میں ہزارہا بلکہ لکوک ہا شیعہ آباد ہیں اور ان دونوں میں سوائے حسنین کے کوئی حجت (امام) نہیں ہے جلاء العیون صـ۲۹۴ عین الحیات ذکر شہر جابلسا ناسخ التواریخ جلد ششم کتاب دوم صـ۳۵۸
(۴) امام حسین علیہ السلام اپنے دوست دشمن مخلص و منافق کو پہلے سے نہ جانتے تھے۔ صلح امام حسنؑ و معاویہ کے وقت اظہار افسوس کے لئے جو کوفی آئے تھے امام حسین نے ان سے	(۴) امام پہلے سے اپنے دوست دشمن مخلص و منافق کو جانتے ہیں اس علم کا ذریعہ عرض اعمال امت ہے مومنوں کے اعمال ہر شب جمعہ اور ہر دوشنبہ بلکہ ہر صبح و شام

واقعات کربلا | موازنہ | عقائد اثنا عشریہ

اپنے دلی رنج و غصہ کا اظہار ایسے پیرایہ میں فرمایا کہ بغیر اپنے خاص محرم رازوں کے کوئی ظاہر نہیں کر سکتا۔ مقتل ابو مخنف ص۳۳

پھر انکے جو خطوط بارہ ہزار کی تعداد میں آئے ان پر انکے نام بھی لکھے ہوئے تھے انکو اپنا ہوا خواہ جان کر اپنے چچازاد بھائی مسلم کو بھیجا۔ دستی خط میں کوفیوں کے وعدوں پر گونہ اظہار تسلی فرمایا مسلم نے لکھا اسی ہزار کوفیوں نے آپ کے لئے میرے ہاتھ پر بیعت کی ہے آپ نے مسلم کی تصدیق کو اپنی دلی تسلی کے لئے کافی سمجھا اور مکہ سے عازم کوفہ ہو گئے آخر انہی کوفیوں نے مسلم کو بھی شہید کیا اور خود امام حسین کو بھی ہوڈ سائے کوفہ جنھوں نے ہر دفعہ اپنے عریضوں میں اپنے نام زیب عنوان کئے تھے یہ ہیں

سلیمان بن صرد الخزاعی مسیب بن نجبہ رفاعہ بن شداد البجلی۔ عبد اللہ بن وال حبیب بن مظاہر الاسدی۔ جلاء العیون ص۱۳۰ ناسخ التواریخ ص۱۳۰

پس جمع از بزرگان کوفہ مثل شیث بن ربعی وحجار بن الجر و یزید بن حارث وعروۃ بن قیس

کو اماموں کے پیش ہوتے ہیں اور اسوقت ہر مومن آل محمد کا نام معہ ولدیت و نسب و قبیلہ انکو بتلایا جاتا ہے۔ اصول کافی باب لیلۃ القدر اور حیات القلوب باب ۱۳

دوسرا ذریعہ شناخت وہ نامہ جات ہیں جنکو خدا نے شب معراج آنحضرت صلعم کے سپرد کیا تھا یہ بطور رجسٹر کے سمجھنے چاہیئے ان میں تمام اہل جہنم اہل بہشت اصحاب الیمین اور اصحاب شمال جو قیامت تک ہونگے انکے نام معہ پدران و قبیلہ ہائے ایشاں تا روز قیامت یکے زیادہ نہ میشود" مرقوم ہیں اور یہ نامے حضرت علیؑ کو دیئے گئے تھے اور پھر انکی اولاد ائمہ امجاد کو ورثہ میں ملتے رہے حیات القلوب باب ۱۳

حضرت علی علیہ السلام سے ایک شخص نے عرض کیا۔ اے امیر المومنین خدا کی قسم میں آپ کو دوست رکھتا ہوں آپ نے فرمایا تو جھوٹ کہتا ہے اس نے عرض کیا سبحان اللہ گویا آپ تو میرے دل کی کیفیت سے بھی واقف ہیں جس پر جناب علی نے فرمایا ان اللہ خلق الارواح قبل الابدان بالفی عام ثم عرضھم علینا

واقعات

وعمرو بن حجاج ومحمد بن عمر تیمی نامۂ نوشتند باین مضمون) مہیج الاحزان صفحہ ۹۴ ناسخ التواریخ صفحہ ۱۳۰

ڈیرھ سو کوفہ کے معززین خاص مکہ میں بھی امام حسین کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کوفہ لے چلنے کے لئے اصرار کرتے تھے ناسخ صفحہ ۱۳۱

کربلا میں پہنچکر آپ نے قلم و دوات منگا کر سلیمان بن صرد الخزاعی وغیرہ کو ملامت آمیز خط لکھا اور انکی بیعت شکنی پر لعن طعن فرمائی ناسخ التواریخ صفحہ ۱۷۰

امام مظلوم شدت تشنگی سے بیتاب ہوکر فرماتے تھے بلکہ اربد بر سر آب روم کہ جگرم از تشنگی کباب شدہ آنجماعت نابکار ساکت شدند و چیزے درجواب نہ گفتند آں امام مظلوم ندا کرد یا شیث بن ربعی یا حجار بن بحر یا قیس ابن اشعث یا یزید بن الحارث آیا شما بمن لے نوشتند کہ صحرا سبز شدہ ومیوہ ہا رسیدہ شدہ ولشکر ہا از برائے تو مہیا شدہ مہیج الاحزان صفحہ ۱۲۰ ناسخ التواریخ صفحہ ۱۸۹

افسران لشکر ابن زیاد مسیب بن نجبہ عمر سعد کے ساتھ کربلا میں گیا تھا مجالس المومنین صفحہ ۳۵۴

عمرو بن حجاج افسر میمنہ لشکر ابن سعد و بروایت

موازنہ عقاید اثنا عشریہ

یعنے خدا نے اجسام کے پیدا کرنے سے دو ہزار سال پہلے ارواح کو پیدا فرمایا تھا اور پھر ان ارواح کو (واسطے اقرار امامت) ہمارے پیش کیا تھا۔ اس موقعہ پر مینے تم کو نہ دیکھا تھا" پس کجا بودی کہ من ترا نہ دیدم" تم کہاں تھے۔ طراز مذہب مظفری صفحہ ۱۶۳

حضرت علیؑ کے اصحاب جانتے تھے کہ امام حسین کے اصحاب کب درجہ شہادت پر فائز ہونگے بلکہ وہ خود بھی جانتے تھے اور آنحضرتؐ نے بھی انکو بتلایا ہوا تھا۔ ترجمہ عبارت فارسی مہیج الاحزان صفحہ ۹۳

سلیمان بن صرد الخزاعی مسیب بن نجبہ عبداللہ بن سعد عبداللہ بن سعد التیمی رفاعہ بن شداد رؤسائے کوفہ اور حضرت علیؑ کے مشہور شیعوں میں سے تھے۔" از معارف اصحاب امیر المومنین بودند" مجالس المومنین صفحہ ۳۵۴

سلیمان تابعین کبار میں سے اور ان کے رؤسا اور پرہیزگاروں میں سے ہے اور شاید وہی ہے جس نے بطلب انتقام خون امام حسینؑ خروج کیا تھا۔ منتہی المقال مطبوعہ ایران صفحہ ۱۵۵

این شہر آشوب او بہ اعور سلمی سرکردہ چہار ہزار نفر بودند کہ سر آب فرات موکل بودند کہ اصحاب سید الشہداء را از آب منع مے نمودند الخ عروہ بن قیس سرکردہ پسر سعد بود۔ شیث بن ربعی سرکردہ پیادگان بود کہ باآنحضرت جنگ مے کردند مہیج الاحزان ص۲۹

احمدیہ جنتری ۱۳۳۱ھ ۱۹۱۳ء

ناظرین تشحیذ تمام احمدی احباب میں خبر کردیں کہ انکے لئے یہ نادر تحفہ ہے اس میں ہجری بکرمی عیسوی تاریخیں نہایت صحیح دیگئی ہیں اور پھر یہ صرف جنتری ہی نہیں بلکہ اسکے ساتھ حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام کی وفات اور نزول مسیح اور پھر نشانات قرب قیامت اور ان نشانات کا جو خدا نے مسیح موعود کے ہاتھ پر ظاہر کئے اور ان نشانات کا جو آنحضرت صلعم نے مسیح موعود کے لئے مقرر کئے ہیں کافی ذکر ہے گویا اسکے خریدنے سے ایک احمدی کے پاس حضور مغفور کے دعوی کا کافی ثبوت ہو جائیگا تبلیغ کے لئے یہ رسالہ بہت مفید ہوگا چونکہ جنتری ہے اسلئے مخالف اسے جلد تلف بھی نہیں کردیگا بلکہ کم از کم ایکسال اپنے پاس رکھیگا

جو صاحب جنتری کی ضرورت رکھتے ہیں وہ دوسری جنتریوں سے اس جنتری کو ترجیح دیں کیونکہ یہ احمدیہ جنتری ہے جو صاحب سلسلہ احمدیہ کے دلایل سے آگاہ ہونا چاہتے ہیں وہ اسے ضرور منگوالیں جو صاحب احمدی ہیں اور اپنے جیب میں ایک حجت مخالفین کے لئے رکھنا چاہتے ہیں یا اپنے دوستوں میں یا اپنے قرب وجوار یا دور افتادہ آشناؤں میں تبلیغ کرنا چاہتے ہوں تو اس جنتری کو منگوالیں قیمت ایک فی جلد ہے ۶ جنتریاں آدھ آنہ کے ٹکٹ میں جاسکتی ہیں ایک تین چار جنتریاں منگوانی ہوں تو ایک کے حساب سے قیمت کے ٹکٹ اور محصولڈاک بھجوادیں ۲۵ جلد کے خریدار سے ۱؎ عہ لئے جاوینگے ۵۰ جلد کے خریدار سے عہ لئے جائینگے اور ۱۰۰ جلد کے خریدار سے ۱؎ اور سو جلد کے خریدار سے ۲؎ ہے بہت کم جلدیں باقی ہیں جلد منگوالیں (تشحیذ الاذہان قادیان ضلع گورداسپور)

شہادۃ القرآن حصّہ دوم

مولوی ابراہیم صاحب مصنّف سیالکوٹی پر ایک محققانہ نظر

جسکا دوسرا نام ہے

فتوحات ربانی بتائید حضرت امام احمد قادیانی و نصرت یزدانی

در ازالہ اوہام و وساوس شیطانی

"ناظرین باتمکین کی خدمت میں گزارش ہے کہ

مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی نے ایک کتاب شہادۃ القرآن باثبات حیات مسیح ؑ تصنیف کی ہے جس پر انہیں بہت کچھ ناز ہے مولویصاحب موصوف نے کتاب مذکور کے دو باب قرار دئیے ہیں اور حصہ اول جس میں باب اول ہے علیحدہ اور حصہ دوم جس میں باب دوم ہے علیحدہ شائع کیا ہے حصہ اول کا جواب اخی مکرمی قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل نے لکھدیا ہے جو شہادت الفرقان کے نام سے شائع ہوچکا ہے حصہ دوم کا جواب لکھنے کے لئے قاضی صاحب موصوف نے مجھے ہدایت فرمائی ہے تاکہ میں بھی ثواب میں شریک ہوجاؤں اور قاضی صاحب کو بھی الدال علی الخیر کفاعلہ کے مطابق اس ثواب سے حصہ ملے لہذا میں خداوند علیم و حکیم و رحمن و رحیم کے رحم و کرم پر بھروسہ کرکے قاضی صاحب کے ارشاد کی تعمیل کے لئے کمربستہ ہوتا ہوں و باللہ التوفیق و علیہ التکلان"

سیدنا و امامنا حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کتاب ازالہ اوہام میں حضرت مسیح ناصری علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات پر عقلی و نقلی ادلّہ قاطعہ و براہین ساطعہ کا اس قدر ذخیرہ پیش کیا ہے کہ انکو مجموعی نظر سے دیکھکر پھر کسی اہل عقل انصاف پسند کو مسیح کی وفات میں کوئی شُبہ باقی نہیں رہتا مگر سخن پروری کورانہ تقلید تعصّب و عناد ایسی بیماریاں ہیں کہ جن کی وجہ سے انسان باوجود بینا ہونے کے نہیں دیکھتا اور باوجود شنوا ہونیکے نہیں سنتا اور باوجود اہل عقل ہونے کے کچھ سوچتا سمجھتا نہیں ایسے لوگ جس گمراہی میں پڑے ہوتے ہیں اُسی میں پڑے رہتے ہیں اور آخر کار باطل کو حق اور حق کو باطل کہتے کہتے ہمیشہ کے لئے سوجاتے ہیں قرآن کریم میں ایسے لوگونکا فوٹو آیت کریمہ ختم اللہ علیٰ قلوبہم وعلیٰ سمعہم وعلیٰ ابصارھم غشاوۃٌ میں کھینچا گیا ہے ان لوگوں کو نہ عقلی دلائل کچھ فائدہ پہنچا سکتے ہیں نہ نقلی دلائل بدبخت انسان نشان پر نشان دیکھتے ہیں مگر پھر بھی اُن سے کچھ فائدہ نہیں اٹھاتے بلکہ مخالفت و شقاوت و شوخی و شرارت میں حد سے زیادہ ترقی کرجاتے ہیں سچ ہے فی قلوبہم مرض فزادھم اللہ مرضاً مولوی ابراہیم صاحب بھی اسی طبقہ کے افراد میں سے ایک فرد معلوم ہوتے ہیں پس ہمارے مضمون سے کچھ انکو فائدہ پہنچنے کی امید تو موہوم ہے مگر ممکن ہے کہ کوئی سعید روح اس سے فائدہ اٹھالے اسلئے یہ مضمون ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے

واضح ہو کہ مولوی ابراہیم صاحب نے شہادۃ القرآن حصّہ دوم میں ازالہ اوہام کی صرف ان تیس آیات سے بحث کی ہے جن سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عبارت النص اور اشارات النص کیطور پر وفات مسیح علیہ السلام ثابت کی ہے مگر مولویصاحب کا روحانی مذاق اسقدر بگڑ گیا ہے کہ آپ نہ عبارت النص کو جانتے ہیں نہ اشارۃ النص کو مانتے ہیں بلکہ جو لطیف استنباط حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اشارۃ النص کی بنا پر کیا ہے آپ اسے حضرت اقدس کا اختراع قرار دیتے ہیں ؎ بریں عقل و دانش بباید گریست ۔

حضرت مجدّد الف ثانی رحنے سچ لکھا ہے کہ

"مسیح موعود جب دنیا میں آئیگا تو علماء وقت بمقابل اسکے مخالفت پر آمادہ ہوجائینگے کیونکہ جو باتیں بذریعہ اپنے استنباط اور اجتہاد کے وہ بیان کریگا وہ اکثر دقیق اور غامض ہونگی اور بوجہ دقت اور غموض ماخذ کے ان سبب مولویونکی نگاہ میں کتاب اور سنت کے برخلاف نظر آئینگی حالانکہ درحقیقت برخلاف نہیں ہونگی دیکھو صفحہ نمبر ۱۰۷ مکتوبات امام ربانی مطبوعہ مطبع احمدی دہلی

باایںہمہ اگر کسی کو شک ہو تو ہم مولویصاحب کی تحریرات کو معہ جوابات درج ذیل کرتے ہیں۔ ناظرین دونوں کو بغور ملاحظہ کریں اور انصاف کریں کہ موافق کتاب اللہ لمطابق بیان رسول اللہ صلعم کس کی دلیل ہے اور قرآن شریف کی صحیح مراد کو کون پہنچا ہے فاقول بحول اللہ وقوتہٖ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے ازالہ اوہام حصہ دوم کے صفحہ ۵۹۸ میں تحریر فرمایا ہے (قرآن کریم کی وہ تیس آیتیں جن سے مسیح ابن مریم کا فوت ہونا ثابت ہوتا ہے)

(۱) پہلی آیت یا عیسٰی انی متوفیك ورافعك الیّ ومطهرك من الّذین کفروا وجاعل الّذین اتبعوك فوق الّذین کفروا الی یوم القیٰمۃ یعنی اے عیسٰے میں تجھے وفات دینے والا ہوں اور پھر عزت کے ساتھ اپنی طرف اٹھانیوالا اور کافروں کی تہمتوں سے پاک کرنیوالا ہوں اور تیرے متبعین کو تیرے منکروں پر قیامت تک غلبہ دینے والا ہوں

مولوی ابراہیم صاحب نے حضرت اقدس کی تحریر مندرجہ بالا کے متعلق جو خامہ فرسائی کی ہے اسے ہم درج ذیل کرکے پھر اسکا جواب لکھینگے

مولویصاحب شہادۃ القرآن حصہ دوم صفحات ۲-۵ میں تحریر فرماتے ہیں

"مرزا صاحب کا یہ ترجمہ اور اس سے حضرت عیسٰے علیہ السلام کی موت قبل النزول پر استدلال از روئے آیات قرآن شریف ولغت عرب کئی وجوہ سے بالکل غلط ہے۔

وجہ اوّل۔ اس آیت انّی متوفّیك کے متعلق پہلے باب میں صفحہ ۱ تا ۳۰ تک کافی تحریر ہوچکی ہے اور جس میں بدلائل ثابت کیا گیا ہے کہ توفّی کا اصل وفا ہے اور اسکے اصلی اور وضعی معنے اخذ الشیٔ وافیاً یعنے کسی چیز کو پورا پورا پکڑ لینا ہے اور رفع کے معنے اوپر کو اٹھا لینا اور نیند اور موت اور تعداد اور وصولی قرض سب اسکی انواع ہیں اور یہ امر مسلّم ہے۔ کہ مختلف انواع میں سے ایک نوع معیّن کرنیکے لئے قرینے کا ہونا ضروری ہے پس جہاں توفی کے ساتھ موت اور اسکے لوازمات کا ذکر ہوگا اسجگہ توفّی سے مراد موت ہوگی اور جہاں نیند اور اسکے مقتضیات مذکور ہونگے وہاں نیند مراد ہوگی جیسے قل یتوفٰکم ملك الموت الذی وکّل بکم (الم سجدہ) اے پیغمبر ان سے کہدو کہ ملک الموت جو تمپر مقرر کیا گیا ہے پورا پورا پکڑ لیگا اور نیز آیت اللّٰہ یتوفی الانفس حین موتھا والّتی لم تمت فی منامھا (زمر) یعنے اللہ ہی جانوں کو انکی موت کے وقت قبض کرتا ہے اور جن کی موت کا وقت ابھی نہیں آتا انکو انکی نیند میں قبض کرتا ہے اور نیز آیت وھو الذی یتوفّٰکم باللّیل (انعام) یعنے اللہ تو ایسا ہے جو تمکو رات کے وقت قبض کر لیتا ہے اور نیز شعر فلمّا توفاہ رسول الکریٰ الخ یعنے جب اسکو نیند کے ایلچی نے پورا پورا پکڑ لیا۔

ان مثالوں میں ملک الموت اور موت توفی سے موت مراد لینے کے قرینے ہیں۔ اور منام اور لیل اور کری (نیند) اس سے نیند مراد لینے کے اسی طرح اس آیت مذکورہ زیر بحث میں اگر توفی کے متصل موت کا ذکر ہے تو اس سے مراد موت ہوگی اور اگر نیند کا ذکر ہے تو پھر نیند مراد ہوگی اور اگر رفع یعنے اوپر اٹھانیکا ذکر ہے تو پھر اس توفی سے مراد رفع یعنے اوپر کو اٹھانا ہوگی پس چونکہ اس آیت میں توفی کے ساتھ سوائے رفع کے ذکر کے اور کچھ مذکور نہیں لہذا اسجگہ توفی سے سوائے رفع کے اور کچھ مراد نہیں ہوسکتی جیسا کہ حصہ اول کے صفحہ ۸۰ میں بحوالہ تفسیر کبیر گزر چکا ہے مفسرین علیہم الرحمہ کا اس امر پر اتفاق و اجماع ہے کہ یہ آیت حضرت عیسےٰؑ کے آسمان پر اٹھائے جانیکی دلیل ہے۔

اسجگہ انواع توفی (رفع۔ موت۔ نیند) میں سے توفی کو خواہ کسی نوع میں معین کریں۔ رفع جسمی ثابت ہی رہیگا۔ . . . اگر توفی کو نوع موت میں معین کریں تو بموجب مذہب حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ آیت میں تقدیم وتاخیر ہوگی جیسا کہ پہلے باب صفحہ ۱۰۶ میں درمنثور سے گزرچکا ہے . . . اور نیز تفسیر معالم میں ضحاک شاگرد ابن عباس سے اسکی تصریح موجود ہے . . . اور اگر اس آیت میں توفی کو اسکی دوسری نوع نیند میں معین کیا جائے تو اس سے عیسےٰ علیہ السلام کی موت قبل النزول ثابت نہیں ہوسکتی۔ کیونکہ پھر آیت کے معنے یہ ہونگے کہ اے عیسےٰ میں تجھ کو سلادونگا اور (اس نیند کیحالت میں) تجھ کو اپنی طرف اوپر اٹھا لونگا جیسا کہ تفسیر خازن۔ ابن کثیر درمنثور فتح البیان معالم کبیر وغیرہ میں ہے . . . اور اگر اس آیت میں توفی سے اسکی تیسری نوع رفع مراد لیجائے جو بالکل حق اور مطابق واقع ہے اور جو جمہور مفسرین کا قول ہے تو اس سے رفع جسمی بالکل ظاہر ہے غرض اسجگہ توفی کو اسکی انواع رفع نیند موت میں سے جو قرآن مجید میں آچکی ہیں۔ جس نوع میں تعین کیا جائے حضرت عیسےٰؑ کا رفع جسمی ثابت ہی رہتا ہے اور اس امر پر علماء سلف وخلف مفسرین ومحدثین وفقہاء مجتہدین سب کا اتفاق واجماع ہے" انتہیٰ بالفاظہ ملخصاً

جواب از ریویو نگار۔ حضرت اقدس مسیح موعودؑ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آیت زیر بحث کا جو ترجمہ کیا ہے وہ بالکل صحیح ہے اور اس سے حضرت عیسےٰؑ کی وفات پر جو استدلال کیا گیا ہے وہ قرآن وحدیث ولغات ومحاورات عرب ودلائل عقلیہ ومشاہدات صحیحہ کیمطابق بالکل بجا ودرست ہے اسکے خلاف مولویصاحب نے جو وجوہ تحریر فرمائے ہیں وہ بالکل غلط فضول اور سراسر نامعقول ہیں۔

وجہ اول میں مولویصاحب نے اسبات پر بہت زور لگایا ہے کہ لغت کی رو سے لفظ توفی کے حقیقی معنے موت اور قبض روح نہیں ہیں بلکہ مجازی ہیں اصل معنے پورا پورا پکڑ

لینا ہیں اسکا جواب ازالہ اوہام حصہ دوم کے صفحہ ۵۴۶ میں حضرت اقدسؑ نے نہایت صراحت کے ساتھ لکھدیا ہے مگر افسوس کہ مولویصاحب نے اسپر کچھ توجہ نہ فرمائی لہذا میں بغرض افادۂ ناظرین اسے یہاں نقل کئے دیتا ہوں اور وہ یہ ہے۔

بعض چالاکی سے قرآن شریف کے کھلے کھلے ثبوت پر پردہ ڈالنا چاہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ توفی کا لفظ لغت کی کتابوں میں کئی معنوں پر آیا ہے حالانکہ اپنے دل میں خوب جانتے ہیں کہ جن لفظوں کو قرآن شریف اصطلاحی طور پر بعض معانی کے لئے خاص کر لیتا ہے۔ اور اپنے متواتر بیان سے بخوبی سمجھا دیتا ہے کہ فلاں معنی کے لئے اسنے فلاں لفظ خاص کر رکھا ہے اس معنی سے اس لفظ کو صرف اس خیال سے پھیرنا کہ کسی لغت کی کتاب میں اسکے اور معنی بھی آئے ہیں صریح الحاد ہے مثلاً کتب لغت میں اندھیری رات کا نام بھی کافر ہے مگر تمام قرآن شریف میں کافر کا لفظ صرف کافر دین یا کافر نعمت پر بولا گیا ہے اب اگر کوئی شخص کفر کا لفظ الفاظ مروجہ فرقان سے پھیر کر اندھیری رات اس سے مراد لے اور یہ ثبوت دے کہ لغت کی کتابوں میں یہ معنے بھی لکھے ہیں تو سچ کہو کہ اسکا یہ ملحدانہ طریق ہے یا نہیں اسی طرح کتب لغت میں صوم کا لفظ صرف روزہ میں محدود نہیں بلکہ عیسائیوں کے گرجا کا نام بھی صوم ہے اور شتر مرغ کے سرگین کو بھی صوم کہتے ہیں لیکن قرآن شریف کی اصطلاح میں صوم صرف روزہ کا نام ہے اور اسی طرح صلوٰۃ کے لفظ کے معنے بھی لغت میں کئی ہیں مگر قرآن شریف کی اصطلاح میں صرف نماز اور درود دعا کا نام ہے یہ بات سمجھنے والے جانتے ہیں کہ ہر ایک فن ایک اصطلاح کا محتاج ہوتا ہے اور اہل اس فن کے حاجات کے موافق بعض الفاظ کو متعدد معنوں سے مجرد کر کے کسی ایک معنے سے مخصوص کر لیتے ہیں مثلاً طبابت کے فن کو دیکھئے کہ بعض الفاظ جو کئی معنے رکھتے تھے صرف ایک معنے میں اصطلاحی طور پر محدود رکھے گئے ہیں اور سچ تو یہ ہے کہ کوئی علم بغیر اصطلاحی الفاظ کے چل ہی نہیں سکتا پس جو شخص الحاد کا ارادہ نہیں رکھتا اسکے لئے سیدھی راہ یہی ہے کہ قرآن کے معنے اسکے مروجہ اور مصطلحہ

الفاظ کے لحاظ سے کرے ورنہ تفسیر بالرائے ہوگی"

اس جنرل رول کے بیان کرنیکے بعد حضرت اقدسؑ ازالۂ اوہام حصہ اول طبع ثانی کے صفحہ ۱۶۵-۱۷۱ میں خاص لفظ توفّی کی نسبت لکھتے ہیں

"ناظرین پر واضح ہو کہ اس عاجز نے اول سے آخر تک تمام وہ الفاظ جن میں توفی کا لفظ مختلف صیغوں میں آگیا ہے قرآن شریف میں غور سے دیکھے تو صاف طور سے کھل گیا کہ قرآن کریم میں علاوہ متنازعہ فیہ کے یہ لفظ تئیس ۲۳ جگہ لکھا ہے اور ہر ایک جگہ موت اور قبض روح کے معنوں میں استعمال کیا گیا ہے" اور ایک بھی ایسا مقام نہیں جن میں توفی کا لفظ کسی اور معنی پر استعمال کیا گیا ہو اور وہ یہ ہیں۔

نام سورہ	الجزو	آیت قرآن کریم
نساء	نمبر۴	ویتوفھن الموت
آل عمران	"	وتوفنا مع الابرار
سجدہ	۲۱	قل یتوفکم ملک الموت الذی وکّل بکم
نساء	۵	ان الذین توفھم الملئکۃ ظالمی انفسھم
مومن	۲۴	واما نرینک بعض الذی نعدھم او نتوفینک فالینا یرجعون
النحل	۱۴	توفھم الملئکۃ ظالمی انفسھم
"	"	توفھم الملئکۃ طیّبین
بقر	۱	یتوفون منکم
"	۲	یتوفون منکم
انعام	۷	توفتہ رسلنا
اعراف	۸	رسلنا یتوفونھم
"	۹	توفنا مسلمین

نام سورہ	الجزو	آیت قرآن کریم
التوبہ	۱۰	یتوفیٰ
سورہ محمد صلعم	۲۶	فکیف اذا توفتہم الملٰئکۃ یضربون وجوھہم
یونس	۱۱	واما نرینک بعض الذین نعدھم اونتوفینک
یوسف	۱۳	توفنی مسلماً والحقنی بالصالحین
رعد	۱۳	اونتوفینک
مومن	۲۴	ومنکم من یتوفیٰ
″	۲۴	اونتوفینک
نحل	۱۴	ثم یتوفیکم
حج	۱۷	ومنکم من یتوفیٰ
زمر	۲۴	اللہ یتوفی الانفس حین موتھا والتی لم تمت فی منامھا فیمسک التی قضیٰ علیھا الموت ویرسل الاخریٰ الیٰ اجل مسمّی
الانعام	۷	ھو الذی یتوفکم باللیل ویعلم ماجرحتم بالنہار ثم یبعثکم فیہ لیقضیٰ اجل مسمیٰ

اب ظاہر ہے کہ ان تمام مقامات قرآن کریم میں توفی کے لفظ سے موت اور قبض روح ہی مراد ہے اور دو مؤخر الذکر آیتیں اگرچہ بظاہر نیند سے متعلق ہیں مگر درحقیقت ان دونوں آیتوں میں بھی نیند نہیں مراد لی گئی بلکہ اسجگہ بھی اصل مقصد اور مدعا موت ہے اور یہ ظاہر کرنا منظور ہے کہ نیند بھی ایک قسم کی موت ہی ہے اور جیسی موت میں قبض روح کیجاتی ہے نیند میں بھی قبض روح کیجاتی ہے سو ان دونوں مقامات میں نیند پر توفی کے لفظ کا اطلاق کرنا ایک استعارہ ہے جو بہ نصب قرینہ نوم استعمال کیا گیا ہے یعنے صاف لفظوں میں نیند کا ذکر کیا گیا ہے

تا ہر ایک شخص سمجھ لیوے کہ اسجگہ توفی سے مراد حقیقی موت نہیں ہے بلکہ مجازی موت مراد ہے جو نبند ہے یہ بات ادنے ذیعلم کو معلوم ہوگی کہ جب کوئی لفظ حقیقت مسلمہ کیطور پر استعمال کیا جاتا ہے یعنی ایسے معنوں پر جن کے لئے وہ عام طور پر موضوع یا عام طور پر مستعمل ہو گیا ہے تو اسجگہ متکلم کے لئے کچھ ضروری نہیں ہوتا کہ اسکی شناخت کے لئے کوئی قائم کرے کیونکہ وہ معنوں میں شایع متعارف اور متبادر الفہم ہے لیکن جب ایک متکلم کسی لفظ کے معانی حقیقت مسلمہ سے پھیر کر کسی مجازی معنی کی طرف لیجاتا ہے تو اسجگہ صراحتاً یا کنایتاً کسی دوسرے رنگ کے پیرائہ میں کوئی قرینہ اسکو قائم کرنا پڑتا ہے تا اسکا سمجھنا مشتبہ نہ ہو اور اس بات کے دریافت کے لئے کہ متکلم نے ایک لفظ بطور حقیقت مسلمہ استعمال کیا ہے یا بطور مجاز اور استعارہ نادرہ کے یہی کھلی کھلی علامت ہوتی ہے کہ وہ حقیقت مسلمہ کو ایک متبادر اور شایع و متعارف لفظ سمجھکر بغیر احتیاج قرائن کے یونہی مختصر بیان کر دیتا ہے مگر مجاز یا استعارہ نادرہ کیوقت ایسا اختصار پسند نہیں کرتا بلکہ اسکا فرض ہوتا ہے کہ کسی ایسی علامت سے جس کو ایک دانشمند سمجھ سکے اپنے اس مدعا کو ظاہر کر جائے کہ یہ لفظ اپنے اصل معنوں پر مستعمل ہوا۔

اب چونکہ یہ فرق حقیقت اور مجاز کا صاف طور پر بیان ہو چکا تو جس شخص نے قرآن کریم پر اول سے آخر تک نظر ڈالی ہوگی اور جہاں جہاں توفی کا لفظ موجود ہے بنظر غور دیکھا ہوگا وہ ایماناً ہمارے بیان کی تائید میں شہادت دے سکتا ہے چنانچہ بطور نمونہ دیکھنا چاہیئے کہ آیات (۱) اما نرینّک بعض الذی نعدھم او نتوفینّک (۲) توفنی مسلماً (۳) ومنکم من یتوفّٰی (۴) توفھم الملٰئکۃ (۵) یتوفون منکم (۶) توفتہ رسلنا (۷) رسلنا یتوفونھم (۸) توفنا مسلمین (۹) وتوفنا مع الابرار (۱۰) ثمّ یتوفیکم کیسی صریح اور صاف طور پر موت کے معنوں میں استعمال کی گئی ہیں۔ مگر کیا قرآن شریف میں کوئی ایسی آیت بھی ہے کہ ان آیات کی طرح مجرد توفی کا لفظ لکھنے سے اسکے کوئی اور معنے مراد لئے گئے ہوں موت مراد نہ لی گئی ہو بلاشبہ قطعی اور یقینی طور پر اول سے آخر تک قرآنی محاورہ یہی ثابت ہے کہ ہر جگہ درحقیقت توفی کے لفظ سے موت ہی مراد ہے تو پھر متنازعہ فیہ دو آیتوں کی نسبت جو انی متوفیک اور فلما توفیتنی ہیں اپنے دل سے کوئی معنے مخالف عام محاورہ قرآن کے گھڑنا اگر الحاد اور تحریف نہیں تو اور کیا ہے (باقی آیندہ انشاء اللہ) سید صادق حسین مختار عدالت اٹاوہ

معارف قرآن

ازافادات مجمع البرکات حضرت نورادام اللہ مجدہٗ

خیرات کے متعلق ہدائتیں

تمام کتب الٰہیہ سے زیادہ قرآن مجید میں خیرات کے متعلق ہدایات ہیں
اس میں بتایا گیا ہے کیوں دیے؟ اسلیئے کہ جو اللہ کی راہ میں دیتا ہے
اللہ تعالےٰ اسکو بہت عمدہ بدلہ دیتا ہے اسکے مال کو بڑھاتا ہے۔ (۱) وَاللّٰهُ
يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ (۲) يُرْبِي الصَّدَقٰتِ کیا دے؟ عفو یعنی جو حاجت اصلیہ
سے زیادہ ہو حلال اور طیب مال دے ردّی چیز نہ ہو ابتغا لوجہ اللہ دے چنانچہ فرماتا ہے (ا) اَنْفِقُوْا
مِنْ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ (ب) وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ (ج) وَيَسْئَلُوْنَكَ
مَاذَا يُنْفِقُوْنَ قُلِ الْعَفْوَ (د) وَمَا تُنْفِقُوْنَ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ
اللّٰهِ کس طرح دے۔ پس جس کو دے اسپر احسان نہ جتائے اسے دکھ نہ دے ظاہر دے
تو یہ بھی اچھا اور اگر پوشیدہ دے تو یہ اسکے حق میں بہتر ارشاد ہوتا ہے۔ (ا) لَا تُبْطِلُوْا
صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى (۲) اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِيَ وَ
اِنْ تُخْفُوْهَا وَتُؤْتُوْهَا الْفُقَرَآءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ۔ نعماء اور خیر لکم
کے فرق کو غور سے دیکھنا چاہیئے کس کس کو دے فقراء کو مساکین کو ان لوگونکو جو اللہ
کی راہ میں روکے گئے ہوں یعنی طلباء علماء جو محض دین کے کاموں میں مصروف ہوں اور
اسوجہ سے کوئی کسب نہ کر سکتے ہوں لِلْفُقَرَآءِ الَّذِيْنَ اُحْصِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ضَرْبًا فِي الْاَرْضِ

پھر خیرات کے متعلق ایک عام ہدایت ہے کہ قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ وَّمَغْفِرَةٌ
مسئول کے لئے قول معروف کی صورت یہ ہے کہ پاس کچھ نہیں دے نہیں سکتا تو کوئی بات
ہی کہہ دے اور اگر پاس ہے مگر ایسی چیز ہے کہ اسوقت جو دینا چاہتا ہے دے نہیں سکتا

توکوئی بات ہی کہہ دے اور اگر پاس ہے مگر ایسی چیز ہے کہ اسوقت جو دینا چاہتا ہے دے نہیں سکتا مثلاً پونڈ یا نوٹ جیب میں ہے اور دینا ہے ایک پیسہ تو اس صورت میں بھی نیک بات کہہ دے اور سائل کے قول معروف کی یہ صورت ہے کہ اگر باوجود موجود ہونے کے عادتاً مانگتا ہے تو اپنے آپکو سمجھائے کہ کیوں سوال کرتا پھرتا ہے اور اگر واقعی احتیاج ہے تو بھی اپنے آپکو قول معروف کرے کہ کیوں عجز یا کسل سے کام لیتا ہے کیوں نہیں کوئی محنت مزدوری کر لیتا اسی طرح مسئول کے لئے استغفار کی صورت یہ ہے کہ پاس تو ہے مگر دینے کو دل نہیں چاہتا اسوقت استغفار کرے کہ جود و سخا کی توفیق اور شرح صدر عطا ہو اور اگر پاس ہی کچھ نہیں یا جو کچھ پاس ہے وہ دینے کی استطاعت نہیں تو استغفار کرے کہ اللہ تعالےٰ مجھے گنجائش دے تاکہ اسکی راہ میں دے سکوں اور سائل کے لئے بھی دو صورتوں میں استغفار ہے اگر باوجود مال کے مالک ہونیکے مانگتا ہے تو استغفار کرے کیوں خواہ مخواہ مانگتا پھرتا ہے اور اگر واقع میں محتاج ہے تو استغفار کرے تا اس سوال کی ذلت سے محفوظ رہے اور پھر ان صورتوں میں مسئول سائل کے لئے اور سائل مسئول کے لئے استغفار کرے۔

توکل کے کیا معنے آجکل اہل اللہ اور خدا کا ولی اسے سمجھا جاتا ہے جو اول درجہ کا سست ہو کاہل ہو نہ اسباب کو مہیا کرے نہ مہیا شدہ سے کام لے حلال طیب رزق محنت سے کما کر کھانیکا عادی نہ ہو بلکہ اس بات کا امیدوار کہ کوئی آئے اور لقمہ منہ میں ڈال جائے بظاہر ترک کر دینا اور در اصل طلب دنیا کے لئے ہمہ تن آرزو بنکے بیٹھا رہے۔

حضرت یعقوب نے اپنے قول و فعل سے توکل کے معنے خوب حل کئے پہلے تو بنیامین کے لئے اسکے بھائیوں سے مؤکد بقسم عہد لئے پھر ایک تجویز بتائی اسکے بعد علیہ توکلت فرمایا چنانچہ آیات یوں ہیں قَالَ لَنْ اُرْسِلَهٗ مَعَكُمْ حَتّٰى تُؤْتُوْنِ مَوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ لَتَاْتُنَّنِيْ بِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ يُّحَاطَ بِكُمْ فَلَمَّاۤ اٰتَوْهُ

مَوْثِقَهُمْ قَالَ اللّٰهُ عَلٰى مَا نَقُوْلُ وَكِيْلٌ ـ وَقَالَ يٰبَنِيَّ لَا تَدْخُلُوْا مِنْ بَابٍ وَّاحِدٍ وَّادْخُلُوْا مِنْ اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ وَمَآ اُغْنِيْ عَنْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَعَلَيْهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ

(ترجمہ) میں تمہارے ساتھ اسے نہیں بھیجونگا جب تک مجھے اللہ کی طرف سے عہد نہ دو۔ کہ اسے ضرور میرے پاس واپس لاؤ گے بجز اس صورت کے کہ کوئی مشکل بنجائے جب انہوں نے اپنا عہد دیا تو یعقوب نے کہا اللہ اسپر جو ہم وعدہ کرتے ہیں نگہبان ہے پھر کہا بیٹو! ایک دروازے سے داخل نہ ہونا بلکہ مختلف دروازوں سے داخل ہونا اور کہ میں تم کو اللہ کی طرف سے کسی چیز سے نہیں بچا سکتا حکومت سب اللہ ہی کی ہے اسی پر مینے توکل کیا اور اسی پر بھروسہ کرنے والے بھروسہ کرتے ہیں۔ پھر حضرت نوح علیہ السلام کو طوفان کی خبر دیجاتی ہے اور یہ بھی کہ خدا تمہیں ضرور بچائیگا مگر ساتھ ہی ارشاد ہوتا ہے کہ ایک کشتی بنا کر اس میں سوار ہو جاؤ۔ وَاُوْحِيَ اِلٰى نُوْحٍ اَنَّهٗ لَنْ يُّؤْمِنَ مِنْ قَوْمِكَ اِلَّا مَنْ قَدْ اٰمَنَ فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ وَاصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا وَلَا تُخَاطِبْنِيْ فِي الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ

(اور نوح کی طرف وحی بھیجی گئی کہ تیری قوم سے ایمان نہیں لائیگا مگر یہی جو لا چکے پس رنجیدہ خاطر نہ ہو کفار کی کرتوتوں سے اور ہماری نگرانی میں ہمارے حکم کے مطابق کشتی بنا اور ظالموں کی نسبت کوئی سفارش نہ کر وہ ضرور ڈوبنے والے ہیں) اسی طرح حضرت لوط سے وعدہ کیا اور بشارت دی لَا تَخَفْ وَلَا تَحْزَنْ اِنَّا مُنَجُّوْكَ وَاَهْلَكَ (نہ ڈر نہ غم کھا ہم تجھے نجات دینے والے ہیں اور تیرے اہل کو مگر ساتھ ہی ارشاد ہوتا ہے کہ فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّيْلِ (کہ اپنے اہل کو تھوڑی رات سے چپکے نکلجاؤ)

پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے وعدہ ہے کہ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ (اللہ تجھے لوگوں سے محفوظ رکھیگا) مگر باوجود اسکے آپ جنگ میں دو زرہیں بھی پہنکر نکلتے۔

میرا مقصود ان واقعات کے بیان سے یہ ہے کہ شریعت اسباب کی رعایت سے مستغنی نہیں کرتی چونکہ اللہ تعالےٰ کی ذات نہایت درجہ کے غناء میں ہے اور آدمی کمزور اسلئے ظاہری اسباب کو ترک کر دینے کا کہیں حکم نہیں (الا ان یشاء اللہ)

(حضرت موسیٰ کی ماں کو وحی بھیجی کہ اسے دودھ پلا اور جب تو اسپر ڈرے تو اسے سمندر میں ڈالدے اور کچھ خوف نہ کرنا نہ غم کھانا ہم اسے تیری طرف لوٹا کر لائینگے اور اسے پیغمبروں میں سے بنائینگے) وَاَوْحَیْنَآ اِلٰٓی اُمِّ مُوْسٰٓی اَنْ اَرْضِعِیْهِ فَاِذَا خِفْتِ عَلَیْهِ فَاَلْقِیْهِ فِی الْیَمِّ وَلَا تَخَافِیْ وَلَا تَحْزَنِیْ اِنَّا رَآدُّوْهُ اِلَیْكِ وَ جَاعِلُوْهُ مِنَ الْمُرْسَلِیْنَ۔ باوجود اس مؤکد وعدہ کے اور اس تسلی کے کہ نہ خوف کھا اور نہ غم کر اور یہ کہ ہم اسے ضرور تیری طرف لوٹانے والے ہیں بلکہ اسے مرسل بنانیوالے ہیں آپ نے اسے یونہی دریا میں نہیں ڈالدیا بلکہ رعایت اسباب کو نہیں چھوڑا۔ اور حکم الٰہی کے مطابق صندوق میں ڈال کر بہایا پھر اس کی بہن کو خبر گیری کے لئے ساتھ روانہ کیا وَقَالَتْ لِاُخْتِهٖ قُصِّیْهِ فَبَصُرَتْ بِهٖ عَنْ جُنُبٍ وَّهُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ (اور ماں نے کہا موسیٰ کی بہن کو اسکے پیچھے پیچھے چلی جا اور وہ موسیٰ ع کو کنارے سے دیکھتی گئی بحالیکہ انکو معلوم نہ تھا)

غرض توکل کے یہ معنے ہیں کہ پہلے اس مدعا کے جسقدر اسباب ممکن الحصول ہوں ان سے کام لیکر پھر نتیجہ کو خدا پر چھوڑ دے۔

دعا کا طریق دعا کرنیکا بھی ایک علم ہے اور یہ اللہ کے فضل ہی سے ملتا ہے ہمارے خلیفۃ المسیح فرمایا کرتے ہیں کہ مینے مکہ میں جب دعا کرنی چاہی تو مجھے خیال گزرا کہ ممکن ہے ایک مطلب کے واسطے جس کا اسوقت میرے قلب میں بڑا جوش ہے دعا کرلوں اور وہ قبول ہو جائے مگر دوسرے وقت میں آخر انسان کمزور ہے کوئی اور مشکل پیش آجائے یا اس مدعا کی ضرورت نہ رہے تو پھر یہ دعا کافی نہ ہوگی اسلئے کوئی جامعہ دعا کرنی چاہیئے

آپ نے اسکے لئے بھی خدا ہی سے استعانت کی تو آپ نے یوں دعا کی کہ الٰہی میں کمزور ہوں اور تیری جناب کا فقیر مجھے اپنی حاجتوں اور پیش آنیوالی ضرورتوں کا علم نہیں پس تو میری یہ دعا قبول کرے کہ ضرورت کے وقت جو دعا مانگوں وہ قبول کر لینا چنانچہ اب خدا کا فضل شامل حال ہے جب کسی ایسے اڑے وقت میں دعا کی خدا نے قبول فرمائی ہے اور یہ اس جامع دعا کی قبولیت کا نشان ہے غرض دعائیں بھی وہی پسندیدہ ہیں جو خود خدا تعالٰے سکھائے اور اسکے انبیاء اس سے مانگیں ۔

دعا میں مسئول کی تعریف ہوتی ہے اور سائل کا حال اور پھر عرض مدعا۔ چنانچہ حضرت نوح دعا فرماتے ہیں رَبِّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَسْئَلَكَ مَا لَیْسَ لِیْ بِهٖ عِلْمٌ وَاِلَّا تَغْفِرْ لِیْ وَتَرْحَمْنِیْٓ اَكُنْ مِّنَ الْخٰسِرِیْنَ۔ اللہ تعالٰے کو غفور رحیم کہکر اپنے مسئول کی تعریف کی ہے اور اَكُنْ مِّنَ الْخٰسِرِیْنَ عرض کر کے اپنی کمزوری کا اقرار کیا ہے اور پھر دعوےٰ نہیں کیا کہ میں ایسے سوالات نہیں کرونگا بلکہ اسکے لئے بھی جناب الٰہی سے استعانت کی ہے یہ انبیاء کا غایت درجہ ادب ہے حضرت آدم علیہ السلام نے رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ میں اپنی کمزوری اور نقصان زدہ ہونیکا اقرار کیا اور خدا کی کمزوریوں سے محفوظ رکھنے والی اور نیک اعمال پر نیک نتائج مرتب کرنیوالی صفت سے استمداد کی ہے حضرت موسٰی نے ایک دعا کی ہے جس میں اپنی کمزوری اور حاجت کا اظہار کر دیا ہے اور صفت ربوبیت سے استعانت کی ہے رَبِّ بِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ اور تقرر مقصود نہیں کیا

یہ دعا بہت جامع ہے رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

مگر حضرت یونسؑ کی دعا بھی اپنے اندر بہت سے اسرار رکھتی ہے وہ یہ ہے لَآ اِلٰہَ

اِلّا انتَ سُبحانَکَ اِنّی کُنتُ مِنَ الظّٰلِمِین

پہلے لَآ اِلٰہَ اِلّا انتَ سے مسئول کی تعریف کی ہے اور اسے مبدء تمام فیوضات کا اور اپنی ذات میں کامل اور صمد قبول کیا اور اِلّا انت سے اسپر بہت زور دیا۔ اِن یَّمسَسکَ اللّٰہُ بِضُرٍّ فَلَا کَاشِفَ لَہٗ اِلَّا ھُوَ اگر تجھے اللہ کسی تکلیف میں ڈالے تو اس کا دور کرنے والا بھی اسکے سوا کوئی نہیں) کے ماتحت دکھ درد دور کرنیوالا اللہ ہی کو مانا اور اسے تمام نقصوں سے منزہ اور تمام عیبوں سے مبرا جانا دوسری طرف مَآ اَصَابَکُم مِّن مُّصِیبَۃٍ فَبِمَا کَسَبَت اَیدِیکُم (جو تمہیں مصیبت پہنچے تو وہ تمہارے اپنے ہی ہاتھوں سے ہے) کے موافق اس مصیبت کو اپنی کسی کمزوری کا نتیجہ قرار دیا پھر سبحانک سے تمسک کرکے اپنی مصیبت میں پڑنے اور اپنی کمزوری کا اقرار کیا۔ کہ انی کنت من الظّٰلمین گویا استغفار کیا لَآ اِلٰہَ اِلّا انت توحید ہے اور توحید فاتح ابواب خیر ہے اور استغفار مغلق ابواب الشر ہے اور اس دعا میں سب کچھ ہے اور اسپر صادق آتا ہے وَیَدعُونَنَا رَغَبًا وَّرَھَبًا وَّکَانُوا لَنَا خَاشِعِینَ ؕ

دیوسماج ایک چھوٹا سا رسالہ جس میں دیوسماج کے عقاید اور مقاصد اور کام بتلائے گئے ہیں۔ جو لوگ اس خدا کی منکر سوسائٹی کے حالات سے آگاہ ہونا چاہیں منگوالیں

یہ لوگ قومی طور سے ہندو ہیں عقائد یہ ہیں خدا کوئی نہیں مادہ اور روح سے کائنات خود بخود پیدا ہو رہی ہے اوپر کی طرف لیجانیوالی طاقتوں کے ماتحت انسانی روح نشوونما پاتی ہے اور مرنیکے بعد بھی اپنی قابلیت کے موافق دوسرے اعلیٰ مقام میں شانتی پاتی ہے اور نیچے کی طرف لیجانیوالے سامانوں کے ماتحت اسکے برعکس اور سفلی طاقتوں کے تصرف سے نجات پانے کے لئے ایک دیوآتما سے روحانی رشتہ پیدا کرنیکی ضرورت ہے اور وہ شری دیوگورو بھگوان ہیں دیوسماج کے ممبروں کی کئی جماعتیں ہیں داخل ہونے کیلئے رشوت دھوکا بازی چوری بے ایمانی خیانت قماربازی بدچلنی منشیات ایک سے زیادہ

فیوضاتِ مسیح موعود

حدثنا امیر المومنین

شیعہ سے مناظرہ ایک روز مجھے فرمانے لگے شیعہ سے روایات کی بنا پر مباحثہ کرنے سے فیصلہ نہیں ہو سکتا۔ انکی مثال تو مداری کے ان دھاگوں سی ہے جو وہ منہ سے نکالتا ہے کالا چاہے تو کالا سرخ چاہے تو سرخ انہیں قرآن مجید کی طرف بلانا چاہیئے اس اصل سے میں نے بڑا نفع اٹھایا ہے دیکھو قرآن مجید میں آیا ہے یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ جَاھِدِ الْکُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِیْنَ وَاغْلُظْ عَلَیْھِمْ (اے نبی کفار اور منافقوں سے جہاد کرو اور ان پر سختی کرو) کفار سے تو جہاد کیا گیا اس حکم کی تعمیل میں ابوبکر و عمر سے بھی جہاد کیا جیسا کہ یہ لوگ انہیں سمجھتے ہیں۔ ایسا ہی وَھَمُّوْا بِمَا لَمْ یَنَالُوْا منافقوں کا نشان ہے مگر یہ تو شیعہ بھی مانتے ہیں کہ ابوبکر و عمرؓ نے جو ارادہ کیا اسکو پالیا۔

حاضر جوابی ایک شخص نے حضور سے کہا کہ انگریزی زبان بہت مختصر ہے اسلئے عربی سے اچھی ہے آپ نے پوچھا میرے پانی کو انگریزی میں کیا کہتے ہیں اسنے کہا مائی واٹر آپ نے فرمایا عربی میں تو مائی ہی کافی ہے

حدثنا صادق

رحم ایک ملازم کی نسبت بہت سی شکایتیں حضور میں کی گئیں کہ وہ ایسا ہے ایسا ہے اسے موقوف کر دینا چاہیئے فرمایا اگر اسکی بجائے کوئی ایسا آدمی مہیا کر سکتے ہو جس میں کوئی نقص نہ ہو تو میں اسے موقوف کر دیتا ہوں ورنہ اسی کیلئے کیوں صلاح حال کی دعا اور نصیحت نہ کیجائے ہر ایک انسان میں کوئی نہ کمزوری ضرور ہوتی ہے عفو و غفران سے کام لو

معاملہ کی صفائی آپ نے کسی شخص کے ہاتھ روپے بھیجے تو ایک روپیہ الگ کر کے دیا کہ

کہ اس میں عیب ہے یہ اسے دکھا کر دینا اور ساتھ ایک آنہ دیا

مرنا کیوں ضروری ہے فرمایا لڑکی ماں باپ کو پیاری ہوتی ہے مگر اپنے ہاتھوں سے اسے رخصت کرنا پڑتا ہے اسلئے کہ اس میں بعض ایسے جوہر ہیں جو سوائے انتقال کے ظاہر نہیں ہوسکتے اسی طرح مرنا بھی ناگزیر ہے تاکہ دوسرے جہان میں انسان بعض نعمتوں سے متمتع ہو یا بدیوں سے پاک بنے

حدثنا مرزا یعقوب بیگ

احمدیوں کی ترقی ایک دفعہ فرمانے لگے کہ اگر کوئی مر کر واپس آسکتا تو وہ دو تین صدیوں کے بعد دیکھ لیتا کہ ساری دنیا احمدی قوم سے اس طرح پر ہے جس طرح سمندر قطرات سے پر ہوتا ہے ✤

حدثنا حامد علی

رزق ایکدن فرمانے لگے کہ رزق تو اللہ تعالےٰ کے اختیار میں ہے جتنا کسی کو چاہے دے نحن قسمنا بینہم معیشتہم لیکن اس رزق کو حلال یا حرام بنا لینا انسان کے اختیار میں ہے اسلئے اس سے بازپرس ہوگی

رزق تو جتنا مقرر ہو چکا ہے اتنا مل ہی رہیگا اب انسان خواہ اسے حلال ذریعے سے حاصل کرے یا حرام سے یہ اسکا اختیار ہے

مباحثہ جہانگیری ایک نہایت مفید دلچسپ علمی مناظرہ کی کتاب عیسائیوں کے رد میں اسکے مؤلف صاحب بائبل سے بہت واقف معلوم ہوتے ہیں عقیدہ تثلیث و الوہیت مسیح کی بائبل ہی کی آیات سے تکذیب کردی ہے حجم ۵۶ صفحے محصولڈاک ۰۳ر

سیف جہانگیری رسالہ دین قیم ابو صالح مضطر مسیحی بنارسی میں جو اعتراض اسلام پر کئے گئے ہیں ان کا جواب ہے اور عیسائیوں کے عقائد باطلہ کا رد قیمت مع محصولڈاک ۱؍

ملنے کا پتہ محمد جہانگیر خان افضل المناظرین بری بازار جھانسی

تبدیل پتہ تبدیل پتہ کرتے وقت فوراً دفتر میں اطلاع دیں ورنہ رسالہ نہ پہنچنے کی شکایت فضول ہوگی۔

مینجر

: مؤلف چونکہ غیر احمدی ہے اسلئے مسیح کے صلیب پر نہ چڑھایا جانے اور آسمان پر زندہ ہونیکا جو خیال ظاہر کیا ہے اس میں وہ پادری صاحب پر حجت قائم نہیں کرسکے

نکات

از درس آمیر

ہر نبی کا کلمہ ہر زمانے میں ہر ایک نبی کا ایک کلمہ ہوتا ہے جو ان امراض و رسوم کی بیخکنی کے لئے ہوتا ہے جس میں اہلِ دنیا گرفتار ہوتے ہیں حضرت نبی کریم کے زمانہ میں بت پرستی کا زور تھا اسلئے آپکا کلمہ تھا لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہمارے حضرت صاحب کے زمانہ میں دنیا پرستی بہت تھی اسلئے آپ نے اسکا ترجمہ ایسا کیا جو صرف وحی ہی کے ذریعے ہو سکتا ہے "میں دین کو دنیا پر مقدم کرونگا"

فما کان لشرکاءھم فلا یصل الی اللہ ایک شخص نے میری دعوت کی کچھ شاگرد بھی ساتھ تھے۔ اس نے کہا اس باغ میں سے آپ بیشک کھائیے صرف اس آم کے بوٹے کو نہ چھیڑنا یہ سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے وہ تو اللہ تعالےٰ کے عاشق تھے جو عاشق کا ہے معشوق کا اس میں ضرور حق ہو گا اسنے کہا نہیں تھوڑی مدت کے بعد دریا کا سیلاب سب کچھ بہالے گیا تب میں نے کہا آپ کا باغ کیا ہوا بالخصوص وہ درخت جس میں خدا کا حصہ نہ تھا۔

تردید ابنیت قرآن مجید برھان من ربکم ہے جب وہ کوئی دعوےٰ کرتا ہے۔ تو بیّن دلائل دیتا ہے بدیع السمٰوٰت والارض فرما کر بتا دیا کہ بیٹا قرار دینے کی ضرورت نہیں دوم ولم یکن لہ صاحبۃ فرما کر بتایا کہ بیٹا ہونے کے لئے تو صاحبہ کی ضرورت ہے اور صاحبہ کے نہ ہونے پر فریقین کا اتفاق ہے۔ سوم خالق کل شیءٍ فرما کر سمجھایا کہ مسیح بھی اسکی مخلوق ہے چہارم لا تدرکہ الابصار سے بتایا کہ مسیح اللہ نہیں ہو سکتا کیونکہ اسے بصارتوں نے پالیا۔

قطع الید ہاتھ کاٹنے سے اس مادہ میں کمی ہوتی ہے جو چوری کے لئے برانگیخت کرتا ہے کیونکہ خط و خال اور اعضا کی بناوٹ کو اخلاق کے ساتھ تعلق ہے (۲) ایک بزرگ نے تجربہ

کیا کہ دوسری سزائیں ایسی مفید نہیں ہاں ہاتھ کاٹنے سے چوری کم ہوجاتی ہے کیونکہ اس سے مادہ فاسدہ کا قلع قمع ہوتا ہے

دعا کا موقعہ آجکل تقریباً تمام قومیں دعا کی قائل نہیں رہیں پس تمہارے لئے میدان خالی ہے دعاؤں میں لگجاؤ اور قرب کے مقامات پاؤ

تیز زبانی کا نقصان انصار سے بعض نادانوں نے کہدیا کہ خون ہماری تلواروں سے ٹپکتا ہے اور مال غنیمت کوئی اور لیجاتا ہے آپ نے انصار کو ایک خیمہ میں جمع کرکے فرمایا جو احسان مجھ پر تمہارے ہیں انکا بدلہ حوض کوثر پر مانگیو اس میں یہ اشارہ تھا کہ اس بے ادبی کی سزا میں اب دنیا میں سے بادشاہت تم کو نہیں دی جائیگی

مسئلہ کللتہ مسیح کے بعد کللتہ کا ذکر قرآن مجید میں یہ سمجھانے کے لئے آیا ہے۔ کہ جیسے جس متوفی کی اصل نہ ہو نسل بھی نہ ہو تو اسکے وارث بھائی ہوتے ہیں یا نہیں اسی طرح سُن لو کہ حضرت ابراہیمؑ کے دو بیٹے تھے جب حضرت اسحٰق کا وارث نہ رہا کیونکہ نبوت بنی اسرائیل سے لی گئی تو اب نبوت کے حقدار انکے بھائی بنی اسماعیل ہونے چاہئیں؛

اجتہادی غلطی حضرت یعقوبؑ نے کشف میں دیکھا اور وحی ربانی سے معلوم کیا۔ کہ سب بیٹے مجھے ملنے والے ہیں مگر آپ یہ سمجھے کہ وہ سب میرے پاس آئینگے جیسا کہ وہ فرماتے ہیں عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَاْتِيَنِىْ بِهِمْ جَمِيْعًا اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ حالانکہ خود ان کو وہاں جانا پڑا پس انبیاء کو کسی وحی کے سمجھنے میں غلطی لگ سکتی ہے

نمک بنو تم دنیا میں آٹے میں نمک کی مثال بنو اور چیزیں بگڑ جائیں تو اصلاح ہو سکتی ہے لیکن اگر نمک ہی بگڑ جائے تو پھر کسی چیز کی اصلاح کیونکر ہو سکے گی اپنی اصلاح کی فکر میں رہو؛

شکریہ برادر محمد سعید صاحب سعدی (جو مخلص نوجوان احمدی ہیں) کا شکریہ ادا کرتا ہوں آپ نے تشحیذ جنوری کے لیڈر کے لئے حوالجات بہم پہنچائے

ریویوز

پیغمبر عالم بوجہ اس محبت کے جو مجھے اپنے سید و مولیٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات ستودہ صفات سے ہے میں نے اس سوانحعمری کو لفظ لفظ کو بڑے غور سے پڑھا دیباچہ سے معلوم ہوتا ہے کہ تقریباً تمام انگریزی عربی اور اردو کتابیں جو حضور انور کے حالات میں لکھی گئی ہیں مؤلف کے زیر نظر ہیں اس کی عبارت نہایت سلیس عام فہم اور شستہ ہے اور بچوں کے پڑھانے کے لائق ہے ابتدا میں عربوں کے خصوصیات اور آنحضرت صلعم کی بعثت سے پہلے جو مذاہب رائج تھے ان کے حالات کو نہایت جامع لکھا ہے اور صرف یہی ایک بات ہے جس سے کتاب کی قدر و قیمت میرے نزدیک دوچند ہو گئی پھر تورات اور انجیل سے ان بشارات کا ذکر کیا ہے جو وہ نبی کے بارے میں ہیں مگر اس حصہ میں یہ نقص ہے کہ عبرانی اور عربی کے ساتھ اردو انہی الفاظ میں نہیں جن میں آجکل بائبل شائع ہو رہی ہے۔ گو مفہوم میں فرق نہیں اسکے بعد زمانہ طفولیت سے وفات تک حالات قلمبند کئے گئے ہیں۔ اور حق یہ ہے کہ رعایت اختصار کے ساتھ بہت خوبی سے لکھے گئے ہیں۔ ہاں ایک دو جگہ مؤلف نے کمزوری دکھائی ہے مثلاً حضرت ابراہیمؑ کے ھٰذا ربّی کو جو استفہام انکاری کے طور پر ہے اور جو انھوں نے قوم کے سامنے بطور دلیل پیش کیا ہے ان کا ابتدائی خیال قرار دیا ہے جو صحیح نہیں خدا تو اس بیان کے آخر میں فرماتا ہے تلک حجتنا اٰتینا ھا ہمارے دلائل ہیں جو ہم نے ابراہیمؑ کو سکھائے (۲) کثیر الازدواجی کے متعلق مؤلف صاحب آیت ان خفتم الا تعدلوا اور لن تستطیعوا ان تعدلوا بین النّساء میں توفیق نہیں کر سکے اور اسے کچھ ناپسند سا امر ٹھہرایا ہے حالانکہ خلفاء راشدین کے تعامل سے ثابت ہے کہ ایک سے زیادہ بیبیاں کرنا بھی ایمان کے کمال کا نشان ہے ہاں بغیر ضرورت و عدم ادا حقوق کے تو ایک بھی ناجائز ہے (۳) غزوہ خندق میں چند کھجوروں سے بہت

سے صحابہ کا سیر ہو جانا ایک معجزہ ہے آپ غیر مسلم مورخوں کے خیال کو بھی ماننے پر طیار ہیں میرے
خیال میں یہ ایک کمزوری ہے (۴) معراج نبوی کے بارے میں آپ نے جسمانی اور روحانی
کی بحث کو چھیڑا ہے اور اپنا رجحان روحانی کی طرف بتایا ہے اسوہ حسنہ اور ریویو آف ریلیجنز
کے حوالے سے تو معلوم ہوتا ہے کہ سلسلہ احمدیہ کی کتب بھی مؤلف کے زیر مطالعہ رہ چکی ہیں
پھر حقیقت معراج سے یہ بے خبری کیسی معراج عین بیداری میں ہوا اور جسم کے ساتھ ہوا
مگر اس بات کو صاحبدل اہل کشف سمجھتے ہیں آپ کو اس میں اسلامی ترقیات کا نظارہ دکھلایا
گیا چنانچہ ایک دنیا نے دیکھ لیا کہ مسجد حرام سے بیت المقدس تک تمام ملک آپ ہی کے
حلقہ اطاعت میں آگیا پھر زمانی لحاظ سے آپ کا نور ایک دور کی مسجد (قادیان) سے ظاہر ہوا
اسی طرح آسمانوں پر جانیکے معنے علم الرؤیا کی کتب سے دیکھئے (۵) شق صدر کے متعلق مؤلف
نے بہت گفتگو کی ہے اور روایات کو پایۂ اعتبار سے ساقط ٹھہرایا ہے لیکن جب ان روایات
میں ثم اتیت بطست من ذھب مملوًا ایمانا لکھا ہے تو صاف ظاہر ہے
کہ یہ واقعہ عالم مثال کا ہے کیونکہ ایمان بھرنے کے لئے سینہ پر عمل جراحی کی ضرورت نہیں
خیر یہ چند ایک باتیں ایسی نہیں جو کتاب کی قدر کم کردیں مجموعی یہ سوانحعمری بہت ہی قابل
قدر ہے ۱۸×۲۲ تقطیع ۲۵۰ صفحے کاغذ اور لکھوائی بہت عمدہ قیمت عہ

مِلنے کا پتہ **ہلال ٹریڈنگ کمپنی پیسہ اخبار سٹریٹ لاہور**

معارف یہ ایک رسالہ ہے ۴۸ صفحے حجم کا ماہوار پھلواری ضلع پٹنہ سے نکلتا ہے جس میں ہر قسم
کے مذہبی اخلاقی تاریخی و دیگر معلومات سے صوفیانہ مذاق میں بحث کرنیکا دعوے ہے مینے اسکے
دو نمبر دیکھے ہیں ایک مضمون میں چند اخلاقی باتیں ہیں باقی تصوف کی ابتدا کے بارے میں جو
باتیں لکھی ہیں اس میں بعض تو ایسی ہیں کہ انکو پڑھکر متصوفین کی نسبت وہ عقیدۂ قائم
نہیں رہتی جو کہ ہونی چاہیئے ماہ محرم کے بارے میں اضعف ترین روایات کا ایسا مجموعہ دیا ہے
کہ مجھے گمان گزرا شاید شیعی رسالہ ہے اور پھر لطف یہ کہ آخر میں لکھتے ہیں بدعات و گناہ سے بچتے

رہنا چاہیئے خدا مسلمانوں کے حال پر رحم کرے چندہ سالانہ عہ/

مشیر صحت یہ رسالہ حاصلانوالہ ضلع گجرات سے نکلنا شروع ہؤا ہے نصف حصہ اپنی دوکان کے اشتہارات ہیں باقی نصف میں حفظان صحت کے متعلق ایسے مضمون ہیں جو غالب حصہ اخباروں میں چھپ چکے ہیں اگر ایڈیٹر مضامین کی طرف توجہ کرینگے تو رسالہ مفید ثابت ہوگا قیمت سالانہ عہ/ طلباء سے ۸ر

مرقع شیخ خواجہ الہ بخش صاحب تونسوی جنہیں سلیمان ثانی کہتے ہیں۔ ان کے حالات میں یہ منظوم فارسی مثنوی ابن مولوی محمد اسحاق صاحب چشتی نظامی نے لکھی ہے خواجہ صاحب کی بہت سی کرامات و اخلاق حسنہ کا ذکر ہے اور خوش عقیدگی کی جھلک بھی ہے بہت اچھا ہوتا اگر یہ رسالہ اردو میں ہوتا تا کہ عوام بھی فائدہ اٹھا سکتے حجم ۱۳۶ صفحے

کچکول مورسلیمانی میاں عبد الحمید صاحب نے اپنی اور اپنے والد صاحب کی نظمیں اردو فارسی پنجابی نعت و منقبت حضرات چشت میں جمع کی ہیں شرک و اطراء میرے مذہب میں جائز نہیں اسلئے میں تعریف نہیں کر سکتا ہاں اس سلسلہ کے مریدوں کے لیئے دلچسپ ہوگا قیمت ۹ر حجم ۸۴ صفحے۔ ہر دو کے ملنے کا پتہ

شیخ مولا بخش تاجر کتب لدھیانہ

جواب شبہات الخطاب الملیح مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی نے ایک رسالہ لکھا تھا ان شبہات کا رد حضور مغفور مسیح موعودؑ نے براہین احمدیہ حصہ پنجم میں دیا ہے اسکو عاجز محمد یامین احمدی تاجر کتب قادیان نے الگ چھپوایا ہے حجم ۴۴ صفحے کاغذ بہت عمدہ فی جلد ا؍ ایک روپیہ کی ۱۶ جلدیں حضور نے اس میں مسیح کی وفات اور کشمیر میں دفن ہونیکا ثبوت دیا ہے تبلیغ کے لئے مفید رسالہ ہے؞

بڑی جنتری ۱۹۱۳ء جنتریاں تو بہت شائع ہوتی ہیں مگر نامی پریس کی کاغذ چھپوائی کے علاوہ مفید مضامین کے لحاظ سے بہت ہی مفید و قابل قدر ہوتی ہے اس سال کی جنتری میں دار السلطنة

دہلی کی تاریخ کلکتہ کے اول گورنر جنرل اور دہلی کے اول گورنر جنرل کی شبیہیں دی ہیں پھر جدید دہلی کا نقشہ دیا ہے نجوم کے متعلق بہت سی واقفیت بہم پہنچانیکے علاوہ سنسوں کی مختلف تاریخیں دی ہیں پھر تاریخ افغانستان کا نمبر ۴ دیا ہے جس میں ہمایوں اکبر جہانگیر شاہجہاں کی تصویریں بھی ہیں تقسیم اور الحاق بنگالہ کے عنوان سے موجودہ و ماسبق نقشہ دیا ہے والئے حیدرآباد دکن والیہ بھوپال نواب سالار جنگ ثالث کے حالات ادیب کے دیئے ہیں واقعات عالم کے عنوان سے ۵ تاریخی حوالے ہیں الغرض جنتری مجموعہ معلومات ہے ۱۲؎ قیمت محمد رحمت اللہ رعد نامی پریس شہر کانپور کے پتہ سے منگواؤ

احمدیہ ینگ مین ایسوسی ایشن لاہور نے ماہوار ہینڈبل شایع کرنیکا انتظام کیا ہے جو صرف چار صفحہ کا ہوتا ہے اور اسکا مطالعہ لوگوں کو دوبھر معلوم نہیں ہوتا حضرت خلیفۃ المسیح نے اسپر اظہار پسندیدگی فرمایا ہے یہ ہینڈبل سلسلہ احمدیہ کی خصوصیات پر خصوصاً اور عام اسلامی مسایل پر عموماً مشتمل ہوا کرینگے چنانچہ اسوقت تک چار نمبر شایع ہو چکے ہیں جو مندرجہ ذیل مضامین پر

۱-معیار الصادق ۱؎ ⎫ صادقوں اور کاذبوں میں مابہ الامتیاز- یہ دونوں زبردست مضامین ہیں
۲-معیار الصادق ۲؎ ⎭ جو حضرت مولوی عبد الکریم صاحب رض کے دو خطبات سے ماخوذ ہیں

۳-کیا مسیح زندہ ہیں | از قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل اس میں قرآن کریم سے وفات مسیح کا ثبوت

۴-ابن مریم مرگیا حق کی قسم کہ دیا ہے- اس میں احادیث اور علمائے سلف کے اقوال درج ہیں جن سے وفات مسیح ثابت ہوتی ہے

آئندہ بھی ضروری مضامین پر سلسلہ کے مشہور اہل قلم اصحاب کی تحریریں درج ہوا کرینگی- ان کا ارادہ ہے کہ اس سلسلہ کو تمام ہندوستان میں وسیع طور پر پھیلایا جاوے مگر یہ کام ایک آدمی کا نہیں اور اس میں آپ کی استعانت کی ضرورت ہے جس کی صورت یہ ہے کہ آپ یہ ہینڈبل خرید کر اپنے اپنے شہروں میں تقسیم فرمادیں جو اصل لاگت یعنے صرف آٹھ آنہ سینکڑہ (علاوہ محصولڈاک) پر دیئے جائینگے اور جس سے کم سے کم ایک سو آدمیوں میں تبلیغ ہو سکتی ہے

سکرٹری صاحبان! انجمنہائے احمدیہ سے درخواست ہے کہ وہ خاص توجہ سے کام لیکر اس معاملہ کو اپنی اپنی انجمن میں پیش کر کے بعد فیصلہ مستقل خریداری کی درخواستیں بھیجکر عنداللہ ماجور ہوں خط وکتابت بنام

المشتہر

سید دلاور شاہ سیکرٹری احمدیہ ینگ مین ایسوسی ایشن المعروف بہ مجمع الاخوان لاہور

بدرِ کامل | یہ ۱۰۸ صفحے کی کتاب مذہبی ناولوں کے سلسلہ میں دوسرا نمبر ہے جسے حامی اسلام جناب بابو محمد حسینؒ صاحب کلرک نے لکھا ہے اور حق یہ ہے کہ خوب لکھا ہے ناول کا تو صرف اسی قدر حصہ ہے کہ مجلس منعقد ہوئی اور اس میں ایک آریہ کے بیس سوالات پیش کئے گئے ہیں جس کا جواب ایک غیرتمند نوجوان نے دیا ہے جوابات میں کُن سے فیکون ہونیکی بحث نماز روزہ حج زکوٰۃ کی بجا آوری کے اغراض و مقاصد یوم الجمعہ کی فضیلت دوزخ بہشت کی ضرورت استغفار کی حقیقت۔ شیطان و ملائکہ کی ہستی معجزات و کرامات کی صداقت کا مذکور ہے دیانندیوں کے مقابل میں نہایت ہی مدلل کتاب ہے اور خوب جواب دیئے ہیں قابل مؤلف نے ایسے اعتراضات پر گفتگو کی ہے جو بالعموم مسلمانوں سے کئے جاتے ہیں اسلئے اس مجموعہ کو منگوا کر رکھ لینا چاہیئے رسول کریم صلعم کے سچے نبی ہونیکے ثبوت میں مؤلف کو غالباً حجم بڑھ جانے کے خیال نے روکا ہے ورنہ بہت سے دلائل وہ پیش کر سکتے تھے آخری حصہ نہایت قیمتی معلومات سے پُر ہے معترض نے قرآن مجید کو گپوڑوں ڈھکوسلوں کا مجموعہ کہا ہے مؤلف نے چند باتیں ستیارتھ اور بھومکا اور سوانح دیانند سے پیش کر کے پوچھا ہے اب بتاؤ گپوڑے اور ڈھکوسلے کسے کہتے ہیں قیمت ۴ر ملنے کا پتہ منشی دوست محمد صاحب مینجر کوچہ چابک سواراں لاہور

سفری بی بی | یہ ایک ناول ہے جسے منشی فیض علی صاحب مینجر تاریخ اسلام فصیح منزل

سیالکوٹ نے شائع کیا ہے حجم سو صفحے کے قریب ہے اس میں تہلسٹ فرقے کی ایک عورت کی کارستانیوں کا ذکر ہے کس طرح پر وہ ایک فوجی افسر کی بی بی بن بیٹھی اور سینٹ پیٹرز برگ میں جا پہنچی وہاں زار کی جان پر حملہ کرنے میں کامیاب ہو چلی تھی اگر یہ فوجی افسر نہ بچا لیتا پھر اسکی مختلف چالاکیوں اور وہاں سے خفیہ پولیس کے ہاتھوں بچکر نکل جانے کا ذکر ہے یہ غالباً حصہ اول ہے ایسے ناول جبھی مفید ہو سکتے ہیں کہ اس قسم کے لوگوں کا بُرا انجام بھی ساتھ ہی دکھایا جاوے ناول دلچسپ ہے ۸/ پر اوپر کے پتہ سے ملیگا

کشمیری میگزین لاہور منشی محمد الدین صاحب فوق ایک کہنہ مشق مگر جوان ہمت جوان عمر ایڈیٹر ہیں کشمیری میگزین کو ہفتہ وار کر دیا ہے جن لوگوں کو پنجہ فولاد کا زمانہ یاد ہے وہ جانتے ہیں کہ فوق کشمیری کے ذریعے اپنی قوم کی پھر تمام ملک کی بہت کچھ خدمت ادا کر سکینگے۔ کشمیریوں کے قومی و مذہبی حقوق اور کشمیریوں کی موجودہ بیداری آپ ہی کے مساعی جمیلہ سے ہے اب تو بڑے بڑے لوگ بھی کشمیری کہلانے میں اپنی ہتک نہیں سمجھتے سالانہ چندہ تین روپے حجم ۴۴ صفحے

فرقان حضرت اقدس کی تقریر دلپذیر جس میں احمدی اور غیر احمدی میں فرق بتایا گیا ہے مالاباریوں نے دوسری بار ۲۰×۲۶ کی تقطیع پر خوشخط ڈمی کاغذ پر چھپوائی ہے قیمت ۱/ احباب منگواکر تبلیغ کے لئے تقسیم کریں ملنے کا پتہ فخر الدین و احمد مالاباریاں قادیان ضلع گورداسپور

مرقع شاہجہانپور منشی ولی حسن صاحب فاضل انصاری نے ۳۲ صفحے کے حجم پر ماہوار نکالنا شروع کیا ہے شعراء کا کلام اس میں درج ہوتا ہے ہمارے فاضل مختار شاہجہانپوری کے مسدس نے اسکو چار چاند لگا دیئے ہیں جن لوگوں کو شعر و سخن اور غزلوں کا شوق ہے۔ وہ منگوائیں سالانہ چندہ عہ

ممیرا ہمارے پاس عمدہ اور خالص ممیرا تولہ بھر آگیا ہے۔ عام طور سے وہ صاحب پانچ روپے دیتے ہیں مگر ہم خاص مصلحت سے تین روپے تولہ کے حساب دینگے مینیجر تشحیذ

ایک رسالہ ۱۴۶ صفحے کا جس میں یہ دکھایا گیا ہے کہ ایک صاحب۔ دیو سماج کی شرن میں آنے سے پہلے کیا تھے اور اسکے بعد کیا ہو گئے۔ مینے بڑے غور سے یہ رسالہ پڑھا ہے وہ خط و کتابت جو شائع کی گئی ہے۔ اس سے جہاں یہ نصیحت ملتی ہے کہ آدمی کو لکھنے میں کسقدر محتاط رہنا چاہیئے وہاں یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ جو سماجیں اپنے ممبروں کے خطوط کا ریکارڈ محفوظ رکھتی ہیں۔ وہ ایک خاص طاقت کی مالک ہوتی ہے بہرحال میں تو ان خطوط سے اسی نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ اس ممبر کے اندر اپنی روح کو اعلیٰ بنانیکا شوق ضرور تھا مگر دیو سماج کی طاقت اس ابنی بہتری پیدا نہ کر سکی۔ کیونکہ الٰہی طاقت سے خالی تھی اسلیئے وہ اس سے جدا ہو گیا اور جدا ہونے کے وقت سے پہلے سات بڑے بڑے عیوب اس کے مؤلف صاحب نے بتائے ہیں۔ جس سے اس سوال کا جواب ملتا ہے کہ چیلے صاحب دیو سماج میں کیا تھے سو اسکے بعد جو عیوب بتائے ہیں وہ سوا اسکے کچھ نہیں۔ کہ وہ دیو سماج کے بانی یا اسکے ممبروں یا اسکے عقائد کے خلاف لکھتے یا لکچر دیتے ہیں اور زیادہ سے زیادہ یہ کہ حقہ پیتے ہیں اور اپنی پرانی کتابیں بیچتے ہیں جو میرے نزدیک ان پہلی باتوں سے خطرناک نہیں جس مذہب کو برا سمجھ کر کوئی چھوڑتا ہے اسکے خلاف کہنا ہی پڑتا ہے نظر برین وجوہات میں پنڈت دیو رتن صاحبکو اس رسالہ کے لکھنے میں کامیاب نہیں قرار دے سکتا بہتر ہے۔ کہ انسان انتقامی سپرٹ سے اپنے تئیں محفوظ رکھے قیمت ۴ر

اطلاع ماہ فروری کا پرچہ کل خریداران تشحیذ کے نام ۱۳ء کی پیشگی قیمت وصول کرنے کے لئے وی پی ہوگا جو صاحب طیار نہ ہوں وہ پہلے اطلاع دیں

ہمارے صاحبزادہ میرزا محمود احمد صاحب ۱۳ جنوری پانچ بجے شام بخیر و عافیت حج کعبہ سے فراغت پاکر اور سیر العرب مصالح العرب کی ماتحت کر کے واپس تشریف لائے

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
اربعین	۴ر	النصح	۴ر	ہدایات دربارہ معاملات	۲ر	یسرنا القرآن	۱ر
حضرت اقدسؑ کی	۲ر	ردّ چکڑالوی	۵ر	یرمیاہ نبی کی پیشگوئی	۔ر	ترجمۃ القرآن ۲۷	عہ
پرانی تحریریں		عمدۃ الاحکام	عہ	نیر اسلام	۵ر	״ ״ ۲۸	عہ
الاسماء الحسنیٰ	۵ر	طبیب روحانی	۲ر	اسلام کا گرو	۔ر	״ ۲۹	عہ
مکتوبات احمدیہ	۸ر	سنجات	۔ر	حق کا پرچار	۴ر		
الموعظۃ الحسنہ	۲ر	صادقوں کی روشنی		نور دل	۔ر		
سلک مرواید	۴ر	ظہور المسیح	۲ر	بائبل کا پرچار	۱ر		
تجربات نوردین حصہ اول	۱۰ر	نغمہ اکمل	۴ر	فائیل تشحیذ [illegible]	[illegible]		
״ دوم	۱۰ر	ادعیۃ الاحادیث	۱ر	قیمل کی دوائیں پیر برکت علی صاحب ساکنہ رسل			
״ سوم	۵ر	البرق	۲ر	ڈاکخانہ پنڈی لالو ضلع گجرات سے طلب کریں			
تفسیر ترجمۃ القرآن پ ۲۴	۸ر	رسالہ گوشت خوری	۲ر	(۱) روغن حیات قیمت عا (۲) معجون مقوی معدہ و مقوی باہ عہ			
״ پ ۲۵	۴ر	اسلام کی پہلی کتاب	۴ر	(۳) ست سلاجیت عہ (۴) حب تریاق ۸ر			
״ پ ۲۶	۸ر	ضرورت زمانہ	۸ر	(۵) سرمہ نور بصر عہ (۶) سرمہ سفید فی شیشی ۸ر			
تحفہ سالانہ جلسہ ۱۹۱۳ء	۸ر	معیار حق	۔ر	(۷) بال اڑانیکا پوڈر ۴ر (۸) عرق دافع [illegible]			
حقیقت نماز	۸ر	تاریخ انگلستان	عہ	ویلیو یا فیبو تل عہ (۹) عرق عظم طحال کیلئے عہ			

کلکتہ کے نامی ڈاکٹر ایس کے برمن کی دوائیں مفید اثر ۲۸ برس سے ہندوستان میں جاری ہے، آزمائش کر لیجئے

دانت درد کی دوا

لگاتے ہی درد مٹاتی ہے روتے کو ہنساتی ہے کیسا ہی درد کیوں نہ ہو اسکے لگاتے ہی درد دور ہوتی ہے قیمت ۴؍ شیشی خرچ ۴؍ شیشی تک ۵؍

سینی لائن

خون بند کرنیکی اکسیر دوا خونی بواسیر کے لئے نہایت مفید ہے ناک مسوڑے اور خواہ جہاں سے گرتا ہو اسکو فوراً بند کرتی ہے قیمت ۱۲؍ شیشی خرچ ۵؍

دمہ کی دوا

دم جاہے جسقدر زور سے پھولتا ہو اس دوا کی دو ایک خوراک کے استعمال سے دب جاتا ہے ابتدائے عارضہ سے اگر یہ دوا استعمال کرائی جاوے تو دمہ ایکدم چلا جاتا ہے پرانے دمہ کے مریض یا جنکا دمہ دم کا ساتھی ہوگیا ہو وہ بھی اس دوا سے صحت پاتے ہیں قیمت ۱۲؍ شیشی خرچ ۳ شیشی تک ۵؍

ای اوڈائڈ سالسہ پریلا خون صاف کرنیکی اکسیر دوا

اس سالسہ کو صاف کرکے اس میں پوٹاس ای اوڈائڈ وغیرہ کئی ایک آزمائی ہوئی دوا ملا کر یہ سالسہ بنا ہے اسلئے عام سالسوں سے زیادہ مفید اثر ہے گرمی آتشک اور کسی سبب سے خون بگڑگیا ہو تو اسکا استعمال جلد کرنا چاہیئے قیمت ۳۲ خوراک کی شیشی عار خرچ چھ آنہ

پین ہیلز

درد دور کرنیوالی دوا

اندرونی درد پیچش پیٹ مروڑ اور بیرونی درد موچ اور چوٹ گھسا کے سبب جوڑوں میں درد ہو اسکا استعمال سے فوراً دور ہوتی ہے قیمت ۱۲ شیشی خرچ ۵؍

کان بہنے کی دوا

کان کے اندر سے ریم آتا ہو پرانا یا نیا ہو تین مرتبہ کے استعمال سے بہنا بند ہوتا ہے قیمت ۴؍ پچکاری کان صاف کرنیکی ۴؍ خرچ ہر دو چیز کا ۵؍

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ